بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر و الزمان ادرکنی

بچایا دینِ نبیؐ کام کر گئی زینبؑ
کہیں حسینؑ نبی اور کہیں علیؑ زینبؑ
بڑی مصیبتیں زہراؑ پہ بھی پڑیں لیکن
پڑی جو تجھ پہ کسی پہ نہیں پڑی زینبؑ

پُر درد نوحہ جات

بیاضِ ناصر العزاءؑ

بر صغیر کی
مشہورِ زمانہ انجمن کے
منتخب کلام :-

انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

مرتبہ و مؤلف : محمد وصی خاں ۔ صدر مرکزی تنظیم عزاء رجسٹرڈ

پیشکش :- علمدار حسین اسلم

جنرل سیکریٹری : انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذر

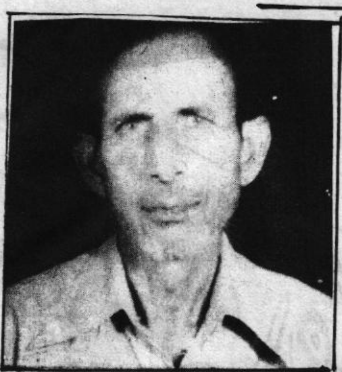

اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ اپنے مجموعہ نوحہ جات کو بیاض صدائے زہراؑ کی شکل میں اس حقیر ہدیہ کو شمعِ حسینیتؑ سے لو لگانے والے ان پروانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو خود مٹ گئے۔ مگر اس شمع کو بادِ مخالف کے تھپیڑوں سے بجھنے نہ دیا۔ بی بی آپ اپنے ان ماتم داروں کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھیئے جو آپ کے مظلوم لال کے غم میں ہمہ وقت یا حسینؑ یا حسینؑ ہائے حسینؑ یا حسینؑ کرتے رہتے ہیں۔

حسین احمد

نام کتاب	بیاض صدائے زہراؑ
مرتبہ	محمد وصی خاں
ناشر	محفلِ حیدری ناظم آباد
پیشکش	عامہ دار حسین اسلم
طباعت	مشہور آفسٹ پریس کراچی
قیمت	6/= [redacted] روپیہ

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوتِ عزم و عمل بھی رہے ایمان رہے — حق نے جو تم کو عطا کی ہے وہی شان رہے
اور کچھ بھی نہ تمنائے حسینؑ بن علیؑ — چاہتے یہ تھے مسلمان، مسلمان رہے

مؤلفہ و مرتبہ بیاض

محمد وصی خاں

صدر مرکزی تنظیم عزادار رجسٹرڈ

صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ۔ صدر محفلِ حیدری ناظم آباد ۴

سرپرست

انجمن نوجوانان حیدری — انجمن غلامان علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

محفلِ حیدری ناظم آباد کے دو خصوصی پروگرام

جلوس علم بیادگار حضرت عباس علمبردار

بتاریخ ۸ محرم الحرام — مقام محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر ۴ بوقت ۴ بجے۔

بعد ختم مجلس ایک منتی جلوس علم حضرت عباس علمبردار برآمد ہوتا ہے جو ناظم آباد نمبر ۴ نمبر ۲ فردوس کالونی سے گزرتا ہوا امام بارگاہ شاہِ کربلا رضویہ کالونی میں اختتام پذیر ہوگا اس جلوس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں کافی تعداد میں منتی علم چڑھائے جاتے ہیں اور جگہ جگہ مختلف حضرات کی طرف سے نیاز و تبرک تقسیم کیے جاتے ہیں لوگوں کی منتیں بکثرت پوری ہوتی ہیں۔ خصوصاً حصولِ اولاد کی منتیں مستورات کافی تعداد میں دعائیں اور منتیں مانگنے کے لئے شرکت کرتی ہیں اور ائمۂ اطہارؑ اور بی بی سیدہ کے صدقہ میں پوری ہوتی ہیں۔ حنفی العقیدہ حضرات خصوصی طور پر اس جلوس میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے دامن مراد کو بھرتے ہیں آپ بھی شریک ہو کر اعجازِ حسینیؑ سے اپنے دامن مراد کو بھر لیجیے۔

شب بیداری۔ شبِ عاشورہ۔

شبِ عاشورہ ۹ بجے شب سے کراچی کی مشہور ماتمی انجمنیں تمام رات نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی اس شب عزاخانہ میں تابوت امام مظلوم علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے بعد مجلس ہوگی بعد ختم مجلس جلوس تعزیہ علم ذوالجناح و تابوت برآمد ہو کر گولیمار جعفریہ امام بارگاہ جائے گا۔ اس شب عزاخانہ میں تمام رات سوگوارانِ حسینؑ کا اژدھام رہتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بابِ رحمت کھلا رہتا ہے آپ بھی شریک ہو کر بی بی فاطمہؑ اور بی بی زینبؑ کے صدقے اپنے دامن مرادوں سے بھر لیجیے۔

Presented by Ziaraat.Com

فاتحہ برائے محمد وصی خاں و وصی حیدر دیگر مومنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر و الزمان ادرکنی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اضافی سرِ ورق	۱
۲	نذرِ عقیدت ـ حسینؑ احمد	۲
۳	فوٹو مولف محمد وصی خان	۳
۴	خوشنوخ مرزا ـ ہمارے صاحب بیاض	۱۱
۵	لمحہ فکر از . خوشنوخ مرزا	۱۲
۶	پیش لفظ محمد وصی خان	۲۰
۷	مقدمہ علمدار حسین اسلم	۲۷
۸	شہؑ کا پیغام ہے سبھی کے لئے	۳۶
۹	سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں	۳۰
۱۰	ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہؑ کے غمخواروں پہ	۳۲
۱۱	اے کاش یہ مآلِ تمنّا دکھائی دے	۳۳
۱۲	کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے	۳۴
۱۳	جو دلِ غمِ شبیرؑ میں دلگیر نہیں ہے	۳۵

Presented by Ziaraat.Com

۱۴	مورے لال تجھے میں ڈھونڈوں کہاں	۳۶
۱۵	بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے	۳۷
۱۶	جب لیئے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے	۳۹
۱۷	آؤ کہاں ہو بابا سکینہؑ	۴۱
۱۸	جل چکے ہیں خیام واویلا	۴۳
۱۹	مہہ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر	۴۴
۲۰	غربت میں کوئی بھائی بہن سے جُدا نہ ہو	۴۵
۲۱	تھی لاشۂ شبیرؑ پہ زینبؑ کی دہائی	۴۶
۲۲	جب رن میں چھدا ہو گا سینہ علی اکبرؑ کا	۴۷
۲۳	لاشے پہ سکینہؑ کے یہ ماں کہتی تھی رو کر	۴۸
۲۴	ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ	۴۹
۲۵	کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے	۵۰
۲۶	دین کو بچاتے فتنہ و شر سے	۵۱
۲۷	شہداء دیں سے جنت کے بے قبالے	۵۱
۲۹	زمانہ طالب بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو	۵۲
۳۰	تنہا نہیں ہے زینبؑ دلگیر کی آواز	۵۵
۳۱	شر پہ آمادہ ستمگر ہیں خدا خیر کرے	۵۳
۳۲	انقلابِ آسمانی دیکھئے	۵۴

Presented by Ziaraat.Com

۳۳	تجھے سفر سے زینبؑ دلگیر لائی ہے	۵۵
۳۴	ٹال دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا	۵۶
۳۵	سوائے فاطمہ زہراؑ نہیں کوئی زینبؑ	۵۷
۳۶	نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے	۵۷
۳۷	وہ ترا خلوص محکم وہ زمیں کربلا کی	۵۸
۳۸	سر وہی منزلِ تسلیم و رضا کرتے ہیں	۶۰
۳۹	قلم اٹھاؤ نظر سوچ کر خدا کے لئے	۶۰
۴۰	سمٹی رہی تجلیِ وحدت تمام رات	۶۱
۴۱	اہلِ غمِ اکبرؑ کا لاشہ دیکھئے	۶۱
۴۲	بے کسی کا شہؑ کی چرچا رہ گیا	۶۲
۴۳	دنیا میں ہر وجود کے مشکل کشا علیؑ	۶۳
۴۴	سجدہ گاہِ دردمندانِ جہاں ہے کربلا	۶۴
۴۵	بہت مصائبِ تازہ یہ نوحہ خوانی کی	۶۵
۴۶	کربلا میزانِ ایثار و وفا تیرا حسینؑ	۶۶
۴۷	ابھی بھولی نہیں تاریخ وہ دردآفریں منظر	۶۷
۴۸	درِ شبیرؑ تک آؤ تو حق کا نام ملتا ہے	۶۸
۴۹	شبیرؑ نے دشتِ غربت میں گھر بار لٹا کر چھوڑ دیا	۶۸
۵۰	آئینہ ہے صبر شہہ تشنہ دہانی ہے تو ہو	۶۹

Presented by Ziaraat.Com

۵۱	خاک پہ تربت بنا کر اصغرؑ بے شیر کی	۷۰
۵۲	شعور و فکر کے جب بھی چراغ جلتے ہیں	۷۱
۵۳	دینِ حق مذہبِ باطل سے جُدا ہو تو سہی	۷۱
۵۴	بانیٔ سلسلۂ رسمِ عزا ہے زینبؑ	۷۲
۵۵	مرگِ عبّاسؑ نے چھینا دل پہ عزم کا جبر	۷۳
۵۶	ساماں کہیں نظر نہیں آتا ہے چین کا۔	۷۵
۵۷	اک روایت غم کی کرتا ہوں بیاں میں مختصر	۸۰
۵۸	اَنَا مِنَ الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے۔	۸۳
۵۹	کربلا دین کی حقیقت ہے۔	۸۴
۶۰	کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈ رہی ہے	۸۵
۶۱	خاک پہ لاشیں پڑی ہیں کربلا خاموش ہے	۸۷
۶۲	غمِ حسینؑ میں جتنا بھی روئیے کم ہے۔	۸۸
۶۳	ہائے اصغر تجھے کہاں پاؤں۔	۸۹
۶۴	لڑنے کے لئے رن میں جو فرزند لا ہارے	۹۱
۶۵	در حال شہزادہ علی اکبرؑ	۹۲
۶۶	اسلام کا دعویٰ آساں ہے ایماں کا لانا مشکل ہے	۹۳
۶۷	مسلمانوں تمہاری مہربانی	۹۵
۶۸	کربلا والے مظالم سہہ گئے۔	۹۶

Presented by Ziaraat.Com

۶۹	جامِ کوثر ہاتھ میں لب پر علیؑ کا نام ہے	۹۶
۷۰	رہِ وفا میں جو خود کو مٹا نہیں سکتے	۹۸
۷۱	محفلِ ساقیؑ کوثر سے جو پی کر نکلے	۹۹
۷۲	کہہ کے یہ تربت سے اُٹھے شاہِ دیں آرام سے	۱۰۰
۷۳	دیکھو یہ علم شانِ نبیؐ شانِ علی ہے	۱۰۱
۷۴	بیکس ستم رسیدہ و تشنہ دہاں بھی تھا	۱۰۲
۷۵	خونِ حسین ٹپکا زمیں پر جگہ جگہ	۱۰۳
۷۶	خون میں ڈوبا جلتی زمیں پر لاشۂ سرور پڑا ہوا ہے	۱۰۴
۷۷	زینبؑ دُکھیا بن کربلا میں کھڑی پکاری بیرن ہو۔	۱۰۵
۷۸	یہاں یہ حکم تغیر بھی چل نہیں سکتا	۱۰۷

بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

بیاضِ تسکینِ زینبؑ حصہ اوّل و دوم

قیمت فی حصہ ۱۵ روپیہ۔ سوز۔ سلام۔ رباعی اور مرثیوں سے تاریخ وار مجالس کا نایاب مجموعہ۔ مشہورِ زمانہ ہندوستان و پاکستان کے اساتذہ کے بستوں سے منتخب کیا ہوا کلام

مرتبہ۔ محمد وصی خاں صدر مرکزی تنظیم عزا، رجسٹرڈ

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے نائب صدر

سید تقی حیدر رضوی صاحب

کربلا میں آپ بھی ہوتے تو ہوتے کس طرف
ایک جانب ہیں مسلماں ایکطرف اسلام ہے
امتحاں شبیرؑ کا کرب و بلا میں ہو چکا
حشر تک اب امتحانِ عالمِ اسلام ہے

معجز جونپوری

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے صاحب بیاض

جن کی پر درد آواز فضاء میں سکون قلب زہراؑ اور ثانی زہراؑ بن کر گونجا کرتی ہے۔

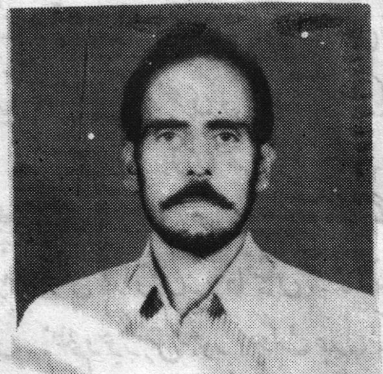

جناب خوشرخ مرزا صاحب

سودا جب ہو ضمیر کا سن لو اے دوستو

قائم رہو حسینؑ کے اذکار کی طرح

Presented by Ziaraat.Com

لمحۂ فکر

چودھویں صدی ہجری ختم ہو کر پندرہویں صدی ہجری کے دوسرے محرم کی آمد آمد ہے۔ پندرھویں صدی کہ جس کے استقبال کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں اور جسکی آمد خوشیوں۔ نیکیوں اور اسلام کی نشاطِ ثانیہ کا پیش خیمہ تصور کیا جا رہا ہے۔ وہ ہجری بھی گئی اور تقریباً ایک سال بیت بھی گیا تو کیا آئے بھی وہ۔ گئے بھی وہ۔۔ تو کیا ختم فسانہ ہو گیا۔؟۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ پندرہویں صدی ہجری تو آ گئی مگر عالمِ اسلام کے تو وہی لیل و نہار ہیں۔ وہی عداوتیں۔ رقابتیں۔۔ نااتفاقیاں۔۔ ناچاقیاں نفاق ریسانیاں۔۔ ظلم و جبر۔ فسق و فجور۔ جنگ و جدل۔ کشت و خون۔ کیا یہ سب یوں ہی چلتا رہے گا۔ کیا اسلام کا عروج نہیں ہو گا۔

پندرہویں صدی ہجری میں انشاءاللہ اسلام کا عروج ضرور ہو گا بلکہ اسلام کا عروج شروع ہو چکا ہے۔۔۔ مگر اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔۔۔

اور کربلا اس وقت ہوتی ہے جب اسلام اور مسلمان الگ الگ کر دیئے جائیں۔۔ محشر صاحب جونپوری نے کیا خوب کہا ہے۔

کربلا میں آپ بھی ہوتے تو ہوتے کس طرف

ایک جانب ہیں مسلماں ایک طرف اسلام ہے

اور مسلمانوں کے مقابل ایک طرف اسلام تب ہی ابھرا جب حسینؑ نے اپنی صفوں سے

Presented by Ziaraat.Com

تھی نام نہاد مسلمانوں کو نکال پھینکا تھا۔۔ اور یہ ہر دور کے مسلمان کے لیئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ وہ مسلمان خواہ حسینؑ ہی کے کیمپ میں ہونے کا دعویدار کیوں نہ ہو۔!

کربلا عظیم قربانیوں ایثار وفا کیشیوں کی معراج ہے۔ ذاتی مفاد رشتوں۔ محبتوں۔ مامتاؤں۔ جذبوں اور خواہشات کی قربانی کا نام ہے عظیم کامیابیوں کے لیئے وقتی فائدوں سے پرہیز کا نام ہے۔ اپنے اللہ پر پختہ یقین امام وقت پر ایمان۔ عقیدہ پر حق الیقین اور حق پر غیر متزلزل ثابت قدمی کا نام ہے۔

کربلا جذبات پر عقل کی فتح۔ خواہشات پر صبر کی حکومت اور طاقت پر اصولوں کی فرمانروائی کا نام ہے اور جب اتنے جذبوں۔ اتنی خواہشوں کے آگ کے دریا سے کوئی ڈوب کر اُس پار ابھرتا ہے۔ تب وہ حسینی کہلاتا ہے اور تب وہ کرب و بلا کو سر کر کے زینبؑ کے سلام کا مستحق ہوتا ہے۔

ہے ہمت کسی میں؟ ھل من ناصرٍ ینصرنا کی صدا آج بھی کربلا کی فضاؤں سے آرہی ہے۔ ہے کسی میں ہمت لبیک کہنے کی۔۔؟

اپنے فریج۔ اپنے ٹی وی۔ اپنے کیسٹ۔ اپنے بنگلے۔ بزنس عہدے کرسی۔ بیوی بچے۔ چھوڑ کر لبیک کہنے کی ہے ہمت کسی میں۔؟

۔ ایک جانب ہیں مسلمان۔۔ اس ساز و سامان کے ساتھ۔۔ اور طرف اسلام ہے زہیر ابن قینؑ اور حبیب ابنِ مظاہر ہیں۔ ایک اسلام کا میمنہ ہے اور اسلام کا میسرہ ہے۔ دونوں آگ کے دریا کو پار کر کے

Presented by Ziaraat.Com

کربلا آئے ہیں۔

سوئی کے ناکہ سے اونٹ کا نکل جانا آسان ہے مگر کربلا میں حسینؑ کے قدموں میں پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے انسان کو اپنے اندر مسلسل سفر کی ضرورت ہے۔۔۔ حسینؑ کی طرف سفر۔۔۔

حسین علیہ السلام کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے کربلا کے میدان میں ایک نمایاں سُرخ لکیر کھینچ کر اسلام اور مسلمان کو الگ الگ کر دیا۔ اور درباروں سے نامِ نہاد تقدس کو نکال باہر کر دیا۔ حسینؑ کی فتح مبین یہ ہے کہ انھوں نے امامت کی جنگ لڑ کر یہ ثابت کر دیا کہ امامت منجانب اللہ ایک صفت اور ایک عہد ہے۔ مالِ غنیمت نہیں کہ جب مسلمان حملہ کر کے لوٹ لے جائیں۔ اور نہ صرف یزیدِ لعین بلکہ ہر فرعون وقت کو ایسی شکست فاش دی کہ پھر کوئی آج تک طلب بیعت نہ کر سکا۔

پندرہویں صدی ہجری کا المیہ یہ ہے کہ مسلمان آج بھی اسلام اور مسلمان کا فرق نہ سمجھ سکا۔ مسلمان "تاریخ مسلم" اور "تاریخِ اسلام" میں تمیز نہ کر سکے۔ اور مسلمانوں کی تاریخ کو تاریخ اسلام سمجھ بیٹھے۔ حالانکہ اسلام کو سب سے طویل اور شدید جنگ مسلمانوں سے لڑنا پڑی ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔

خواہ ۵۵ ہجری میں دربار میں لڑی جائے یا ۶۱ ھجری میں کربلا کے میدان میں اور کوفہ و شام کے بازاروں میں یا پندرھویں صدی ھجری میں ایران میں لڑی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

نامِ نہاد مسلمان کے مقابلہ میں اسلام صبر و قربانی سے جنگ لڑتا ہے یہی وجہ تھی کہ اسلام کا علم حسینؑ نے عباسؑ جیسے صبر و شجاعت کے پیکر صاحب کردار کے ہاتھ میں دیا تھا۔ اس علم کو اب کوئی بے صبرا، بزدل اور بد کردار نہیں بلند کر سکتا۔ حسینؑ کی صدائے استغاثہ پر لبیک کہنے والے دعویدار کان کھول کر سن لیں اور سمجھ لیں کہ حسینؑ عصرِ عاشورہ کو صدائے استغاثہ بلند کرنے سے پیشتر شبِ عاشور شمع گل کر چکے ہیں۔ کمزور کردار والوں کے لئے وہ شمع آج بھی گل ہے اور ان کا مقدر صرف اور صرف تاریکی ہے حسینؑ نے سیکڑوں رجادی اور بنی صدور کو مکہ سے کربلا کی مہیب ۹ راتوں تک ساتھ دیتے رہے تھے شمع گل کر کے اپنی صفوں سے نکال باہر کر دیا تھا۔

ایسے لوگوں کو کہ جو نکلنے کے بعد بھی حسینؑ کے مخالف نہ تھے۔۔ مگر خیمۂ حسینیؑ سے اُٹھ آنے والے گردِ کارواں کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئے اور ہمارے لئے ایک لمحۂ فکریہ بن گئے۔

خوشرخ مرزا
۲۶، اکتوبر ۱۹۸۰ء
مطابق ۱۷، ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

Presented by Ziaraat.Com

صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

جناب محمد وصی خان کا تعلیم آل محمدؐ کو عام کرنے میں اقدام

محمدؐ و آلِ محمد کے فضائل اور مناقب پر تحقیقی کتابیں

(۱) بیاض تسکین زینبؑ :۔ سوز۔ سلام۔ رباعی اور مرثیوں سے تاریخی مناسبت سے ترتیب دی ہوئی نایاب و بے مثال مجالس کا مجموعہ۔ بہنوں کے لئے نایاب تحفہ دو حصہ قیمت ۱۵؍ روپیہ۔

(۲) بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول دوم۔ سوم۔ چہارم اور پنجم قیمت ۱۲؍ روپیہ کراچی کی مایۂ ناز انجمن کے نوحہ جات کا بے مثال مجموعہ۔ ان بیاضوں میں تمام مشہور زمانہ کلام موجود ہیں۔

(۳) حسینؑ ہم حسینؑ حصہ اول و دوم قیمت ۲۰؍ روپیہ واقعات کربلا پر ایک نایاب کتاب جس میں بے مثال جواہر پارے مختلف کتابوں سے حاصل کر کے یکجا کئے گئے ہیں۔

(۴) اولیاء و شعراء عظام آستانہ مولا علیؑ پر قیمت ۲۰؍ روپیہ مشہور زمانہ اولیائے کرام کے قلم سے تحریر کردہ نذرانہ عقیدت جو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے والہانہ محبت اور عقیدت ظاہر کرتے ہیں۔ (۵) تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا حصہ مکمل چار سیٹ قیمت ۱۲۰؍ روپیہ۔ ایک دستاویزی کتاب جو اسلاف کے کارناموں کو پیش کرتی ہے۔ (کتابیں ملنے کا پتہ۔

محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر (۴)، کراچی۔

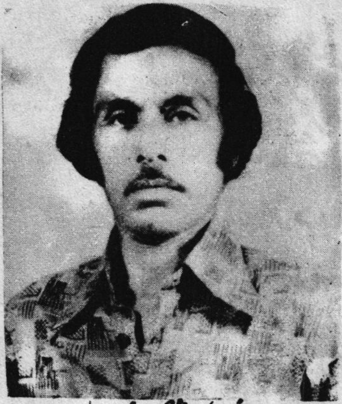

مرزا نوازش حسین

شاہ رخ مرزا

معاون

صاحب بیاض

سید اختر حسین عابدی

سید ہمایوں خورشید رضوی

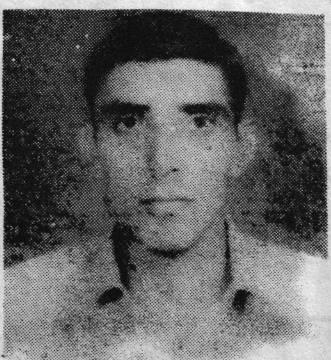

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شبیرؑ کا ماتم چاند میں ہے شبیرؑ کا ماتم تاروں میں

شہادت حسینؑ کی تفصیلات پر مطلع ہوتے ہی عالم اسلامی کے ہر فرد کے دل میں غم و غصہ کا طوفان برپا ہو گیا ہر مسلمان کے گھر سے "ہائے حسینؑ" کی آواز ہونے لگی اور اس امرِ عظیم کے ارتکاب کے جو لوگ ذمہ دار تھے ان سے نفرت و بیزاری کا اظہار ہونے لگا "مظلومیت کا بے پناہ اثر فضائے عالم پر چھا گیا معلوم ہوتا تھا۔ کائنات کا ذرہ ذرہ محوِ انسانیت کے غم میں سوگوار ہے۔ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جسکے وقوع سے قبل اس کا غم منایا گیا۔ احادیث و سیر و صحف آسمانی اس کے شاہد ہیں کہ انسان نے جب سے اس زمین پر قدم رکھا عزائے حسینؑ اس کے ساتھ ساتھ رہی۔ بلاشبہ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جس نے نسل و رنگ و قوم کی حدود کو توڑ دیا۔ اور پوری عالم انسانیت کو اپنے دامن میں لے کر ارض و سما، بحر و بر، آب و خاک غرضیکہ ہر شئے کو رنگِ عزا میں رنگدیا۔ اربعہ عناصر آتش خاک آب و باد موالید ثلاثہ، جماد، نباتات و حیوانات کوئی شئے ایسی نہیں جو اس حادثۂ عظمیٰ سے متاثر نہ ہو۔

جن و ملک بر آدمیاں نوحہ می کنند   گویا عزائے اشرف اولاد آدم است

انسانی شعور جہاں جہاں اور جس قدر بیدار ہوتا گیا اس واقعہ کو اپناتا رہا اور بلا تفریق مذہب و نسل ہر مہذب قوم نے عزائے مظلوم کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھا متمدن دنیا کے آباد شہر ہوں یا افریقہ کو صحرائے اعظم، یورپ کا مادہ پرست طبقہ ہو یا ایشیا کا معرکۂ مذاہب، غرض آباد زمین کا قطعہ کوئی ایسا نہیں جہاں حسینیؑ پرچم پوری شان سے نہ لہرا رہا ہو ہر طبقہ میں اپنی حیثیت و حالت کے

Presented by Ziaraat.Com

مطابق شہنشاہ کم سپاد کو نذرانہ عقیدت پیش کیا اور اُسے نجات دہندہ انسانیت تسلیم کیا۔

تاجدارانِ عالم نے تاجِ شاہی اس کے قدموں پر قربان کرنا اپنے لیے باعث فخر سمجھا ایک طرف تاجدارانِ عالم نے تو دوسری طرف گدایان بے نوا نے اسی کے نام کا سہارا لے کر اپنے کاسۂ گدائی کو پُر کیا، عالمِ اسلام کی حکومتیں اسی مظلوم کے نام پر بنتی اور بگڑتی رہیں۔ علماء و فقہا، شعرا اور ادیب خطیب و فلاسفر، سائنسدان، مؤرخ، مفسر، منجم، جغار، وزراء، امرا، سیاستدان غرضیکہ ہر طبقہ نے اپنے اپنے علم و معرفت کے مطابق شہنشاہِ اعظم کے حضور میں گلدستۂ ہائے عقیدت سجا کر پیش کئے یہ عظیم پاک و ہند، جنت نشان، جہاں کی معتدل آب و ہوا دلوں میں نرمی اور مظلوم سے ہمدردی کا جذبہ فطرۃً پیدا کرتی ہے۔ نے عزائے مظلوم کو سینہ سے لگایا اور حق تو یہ ہے کہ تمام ممالک عالم کی عزاداری میں برعظیم کا حصہ کسی سے کم نہ رہا۔ صاحبانِ دل نے کروڑہا روپے کی املاک محض قیام عزاداری کے لئے وقف کیں علماء اور شعراء اور ماتم داروں نے اپنی زندگیاں اس شاہکار فطرت واقعہ کے نشر و اشاعت میں صرف کر دیں۔

اجاڑ ۶۱ھ کی شام کو جس بیکس کے کپڑے کے گھر جلا دیئے گئے تھے اور زمین و آسمان نے جسکے اہل بیتؑ کو بے بیت دیکھا تھا اور جس کا دشمن اس کا گھر بگاڑ کر خوشیاں منا رہا تھا۔ آج دنیا نے دیکھا کہ اُس مظلوم کے اتنے گھر دنیا میں بنگئے کہ جنکی تعداد حدِ شمار سے باہر ہے سچ تو یہ ہے کہ جتنے مکان خدائے لا مکان کے دنیا میں ہیں جنکو مساجد کہتے ہیں اسی تعداد میں اس بے دیار کے دیار آباد آباد میں جن کو عزاخانہ کہتے ہیں۔ شاعری نہیں، مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ اگر تمام انبیاء اپنی تمام امتوں سمیت بیکوقت دنیا میں تشریف لے آئیں تو حسینؑ مظلوم کے پاس اتنے گھر ہیں کہ سب کو ٹھہرا سکتے ہیں۔ اتنے گھوڑے ہیں کہ سب کو سواری دے سکتے ہیں اتنی سبیلیں ہیں اور لنگر ہیں کہ سب کی مہمانی کر سکتے ہیں۔ اور اتنے رضا کار ماتمی انجمنوں کی صورت میں ہیں کہ کسی کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہیں رہ سکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

شہنشاہِ کربلا کی حکومت ہر دل پر ہے۔ ہلالِ محرم ایک سنہری کشتی ہے جس میں بیٹھ کر کربلا والا اپنی رعایا کے دورہ پر آتا ہے اور ہر فرد بشر اپنے محبوب شہنشاہ کے استقبال کے لئے بے چین ہو کر گھر سے نکل پڑتا ہے۔ بکر خمیدہ بوڑھے۔ البیلے اور آزاد نوجوان صغیر سن بچے، برقعہ پوش عصمت مآب خواتین یعنی جسے دیکھو والہانہ انداز میں سرکار حسینؑ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔

دنیا کے وہ خطے اور شہر اور وہ حصے جو معصیت کا اڈا اور گناہوں کا مرکز کہلاتے ہیں بااقبال سید الشہداءؑ دس دن تک وہاں کی مسموم فضا بھی معصوم آوازوں سے گونجنے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روحانی طاقت نے شیطانی قوتوں کو دنیا سے نکال دیا ہے۔ عزاداری کا اس وقت تک قائم رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں قادر مطلق حیّ قیوم کی مشیت کارفرما ہے ورنہ دنیا کا وجود مٹنے پر قائم ہے۔ ایک شئے مٹتی ہے تو دوسری وجود میں آتی ہے خصوصاً جذبات غم کا مٹنا دنیا بقائے عالم کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کا جوان بیٹا مر جائے تو آثارِ غم رفتہ رفتہ کم ہو کر بالکل محو ہو جاتے ہیں یہی دستورِ حیات ہے اور یہی دنیا کا نظام ہے۔ مگر جو غم دنیا کی اس عادت، عالم کی اس فطرت اور سرکشان دہر کی بغاوت سے ٹکرے کر دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور مخالف طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ رہا ہے کہ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عزاداری کی موجودہ عظمت ہر با فہم کیلئے دلیل واضح ہے کہ اس میں غیبی طاقت کارفرما ہے اور اس چیز کو اصطلاح مذہب میں معجزہ کہتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں قدردانان ہماری اس سعی کو حسن قبول عطا فرمائیں گے اور گلزار عقیدت کو عمل سے سینچ کر دربار شہداء سے انعام حاصل کریں گے۔

تیری رحمت سے پائیں الٰہی یہ رنگِ قبول — پھول کچھ میں نے چنے ہیں، قدردانوں کے لئے

محمد وصی خان صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ
صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ۔ کراچی۔

Presented by Ziaraat.Com

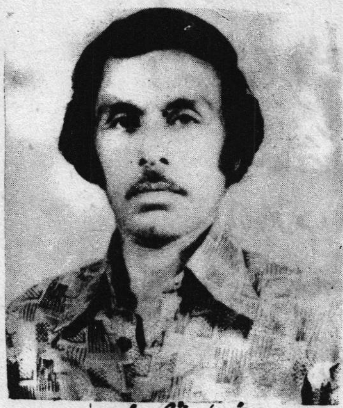

مرزا نوازش حسین — شاہ رخ مرزا

معاون

صاحب بیاضی

سید اختر حسین عابدی — سید ہمایوں خورشید رضوی

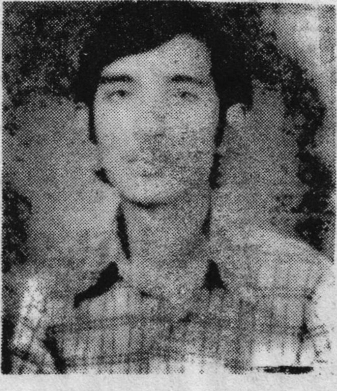

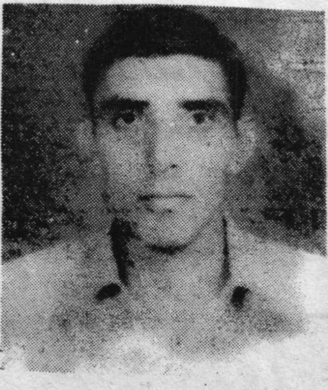

Presented by Ziaraat.Com

فہرست خادمین عزائے حسین

انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ حسن آباد گلبہار کراچی

اسمائے گرامی بانی انجمن۔

اتن بھائی مرحوم، صاحب عالم صاحب، حسین احمد صاحب
امیر حسن۔ علی نواب صاحب، جانی صاحب مرحوم، یاور حسین صاحب

اسمائے گرامی عہدیداران

صدر انجمن۔ محمد وصی خاں صاحب۔ نائب صدر سید تقی حیدر رضوی
سیکریٹری جنرل۔ علمدار حسین اسکم۔ جوائنٹ سیکریٹری مرزا مظاہر حسین
سیکریٹری نشر و اشاعت ولی جعفری۔ خزانچی۔ سید ثروت حسین رضوی

اسمائے گرامی صاحب بیاض صاحبان

خورشید رخ مرزا صاحب۔ شاہ رخ مرزا صاحب، مرزا نوازش
حسین، سید اختر حسین۔ سید ہمایوں، سید ہمایوں خورشید رضوی
سالار دستہ مرزا ممتاز حسین، نائب سالار دستہ ۱ سید اختر
حسین نائب سالار دستہ ۲، سید شاہد حسین

Presented by Ziaraat.Com

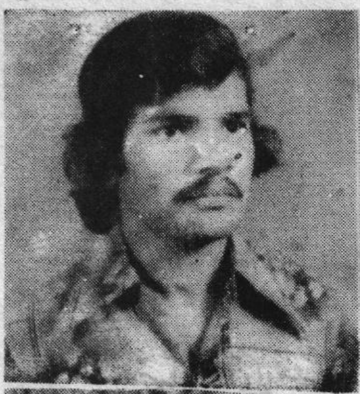

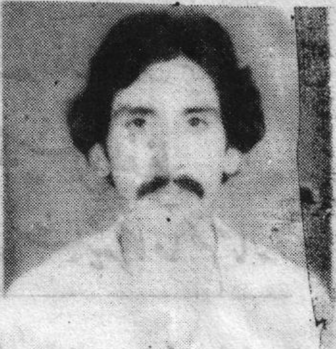

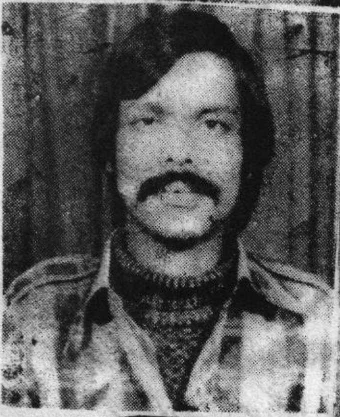

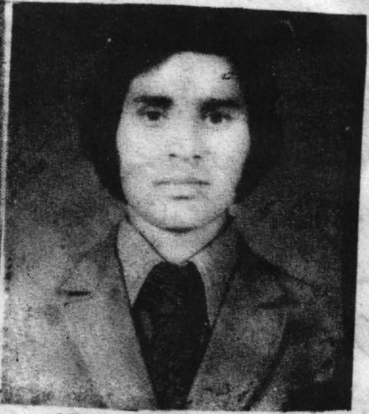

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شبیرؑ کا ماتم چاند میں ہے شبیرؑ کا ماتم تاروں میں

شہادت حسینؑ کی تفصیلات پر مطلع ہوتے ہی عالم اسلامی کے ہر فرد کے دل میں غم و غصہ کا طوفان برپا ہو گیا ہر مسلمان کے گھر سے "ہائے حسینؑ" کی آواز ہونے لگی اور اس امر عظیم کے ارتکاب کے جو لوگ ذمہ دار تھے اُن سے نفرت و بیزاری کا اظہار ہونے لگا۔ مظلومیت کا بے پناہ اثر فضائے عالم پر چھا گیا معلوم ہوتا تھا۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ممنون انسانیت کے غم میں سوگوار ہے۔ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جسکے وقوع سے قبل اس کا غم منایا گیا۔ احادیث و سیر و صحف آسمانی اس کے شاہد ہیں کہ انسان نے جب سے اس زمین پر قدم رکھا عزائے حسینؑ اس کے ساتھ ساتھ رہی۔ بلاشبہ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جس نے نسل و رنگ، رقوم کی حدود کو توڑ دیا۔ اور پوری عالم انسانیت کو اپنے دامن میں لے کر ارض و سما، بحر و حجر، آب و خاک غرضیکہ ہر شئے کو رنگِ عزا میں رنگ دیا۔ اربعہ عناصر آتش خاک آب و باد موالید ثلاثہ، جماد، نباتات و حیوانات کوئی شے ایسی نہیں جو اس حادثہ عظمیٰ سے متاثر نہ ہو۔

جن و ملک بر آدمیاں نوحہ می کنند ۔۔۔ گویا عزائے اشرف اولاد آدم است

انسانی شعور جہاں جہاں اور جس قدر بیدار ہوتا گیا اس واقعہ کو اپناتا رہا اور بلا تفریق مذہب و نسل ہر مہذب قوم نے عزائے مظلوم کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھا متمدن دنیا کے آباد شہر ہوں یا افریقہ کو صحرائے اعظم، یورپ کا سادہ پرست طبقہ ہو یا ایشیا کا معرکۂ مذاہب، غرض آباد زمین کا قطعہ کوئی ایسا نہیں جہاں حسینیؑ پرچم پوری شان سے نہ لہرا رہا ہو ہر طبقہ میں اپنی حیثیت و حالات کے

Presented by Ziaraat.Com

مطابق، شہنشاہ کرم سجاد کو نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور اُسے نجات دہندۂ انسانیت تسلیم کیا۔

تاجدارانِ عالم نے تاجِ شاہی اس کے قدموں پر قربان کرنا اپنے لیے باعث فخر سمجھا ایک طرف تاجدارانِ عالم نے تو دوسری طرف گداریان بے نواتے اسی کے نام کا سہارا لے کر اپنے کاسۂ گدائی کو پُر کیا، عالمِ اسلام کی حکومتیں اسی مظلوم کے نام پر بنتی اور بگڑتی رہیں۔ علماء و فقہا، شعرا اور ادیب خطیب و فلاسفر، سائنسدان، مؤرخ، مفسر، منجم، جغار، وزرار، امرا، سیاستدان غرضیکہ ہر طبقہ نے اپنے اپنے علم و معرفت کے مطابق شہنشاہِ اعظم کے حضور میں گلدستہ ہائے عقیدت سجا کر پیش کئے ہر عظیم پاک و ہند، جنت نشان، جہاں کی معتدل آب و ہوا دلوں میں نرمی اور مظلوم سے ہمدردی کا جذبہ فطرتاً پیدا کرتی ہے۔ نے عزائے مظلوم کو سینہ سے لگایا اور حق تو یہ ہے کہ تمام ممالک عالم کی عزاداری میں بر عظیم کا حصہ کسی سے کم نہ رہا۔ صاحبانِ دل نے کروڑہا روپے کی املاک محض قیام عزاداری کے لئے وقف کیں علماء اور شعراء اور ماتم داروں نے اپنی زندگیاں اس شاہکار فطرت واقعہ کے نشر و اشاعت میں صرف کر دیں۔

اجاڑ ۶۱ھ کی شام کو جس بیکس کے کپڑے کے گھر جلا دیئے گئے تھے اور زمین و آسمان نے جسکے اہل بیتؑ کو بے بیت دیکھا تھا اور جس کا دشمن اس کا گھر بگاڑ کر خوشیاں منا رہا تھا۔ آج دنیا نے دیکھا کہ اُس مظلوم کے اتنے گھر دنیا میں بنگئے کہ جنکی تعداد حدِ شمار سے باہر ہے سچ تو یہ ہے کہ جتنے مکان خدائے لا مکان کے دنیا میں ہیں جنکو مساجد کہتے ہیں اسی تعداد میں اس بے دیار کے دیار آباد آباد ہیں جن کو عزاخانہ کہتے ہیں۔ شاعری نہیں، مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ اگر تمام انبیاء اپنی تمام امتوں سمیت یکوقت دنیا میں تشریف لے آئیں تو حسینؑ مظلوم کے پاس اتنے گھر ہیں کہ سب کو ٹھہرا سکتے ہیں۔ اتنے گھوڑے ہیں کہ سب کو سواری دے سکتے ہیں اتنی سبیلیں ہیں اور لنگر ہیں کہ سب کی مہمانی کر سکتے ہیں۔ اور اتنے رضاکار ماتمی انجمنوں کی صورت میں ہیں کہ کسی کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہیں رہ سکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

شہنشاہِ کربلا کی حکومت ہر دل پر ہے۔ ہلالِ محرم ایک سنہری کشتی ہے جس میں بیٹھ کر کربلا والا اپنی رعایا کے دورہ پر آتا ہے اور ہر فرد وبشر اپنے محبوب شہنشاہ کے استقبال کے لئے بے چین ہو کر گھر سے نکل پڑتا ہے۔ بکر خمیدہ بوڑھے۔ البیلے اور آزاد نوجوان صغیر سن بچے، پردہ پوش عصمت مآب خواتین غرض جسے دیکھو والہانہ انداز میں سرکارِ حسینیؑ ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔

دنیا کے وہ خطے اور شہر اور وہ حصے جو معصیت کا اڈا اور گناہوں کا مرکز کہلاتے ہیں با اقبال سید الشہداؑ دس دن تک وہاں کی مسموم فضا بھی معصوم آوازوں سے گونجنے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحمانی طاقت نے شیطانی قوتوں کو دنیا سے نکال دیا ہے۔ عزاداری کا اس وقت تک قائم رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں قادر مطلق حیٔ قیوم کی مشیت کارفرما ہے ورنہ دنیا کا وجود مٹنے پر قائم ہے۔ ایک شئے مٹتی ہے تو دوسری وجود میں آتی ہے خصوصاً جذبات غم کا مٹنا دنیا بقائے عالم کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کا جوان بیٹا مر جائے تو آثار غم رفتہ رفتہ کم ہو کر بالکل محو ہو جاتے ہیں یہی دستور حیات ہے اور یہی دنیا کا نظام ہے۔ مگر جو غم دنیا کی اس عادت، عالم کی اس فطرت اور سرکشان دہر کی بغاوت سے ٹکرے کر دن دونی، رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور مخالف طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ رہا ہے ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عزاداری کی موجودہ عظمت ہر با فہم کیلئے دلیل واضح ہے کہ اس میں غیبی طاقت کارفرما ہے اور اس چیز کو اصطلاحِ مذہب میں معجزہ کہتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں قدر دانانِ ہماری اس سعی کو حسن قبول عطا فرمائیں گے اور گلزار عقیدت کو عمل سے سینچ کر دربار شہداؑ سے انعام حاصل کریں گے۔

تیری رحمت سے پائیں الٰہی یہ رنگِ قبول ۔ پھول کچھ میں نے چنے ہیں، قدر دانوں کے لئے

محمد وصی خان صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ
صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ۔ کراچی۔

Presented by Ziaraat.Com

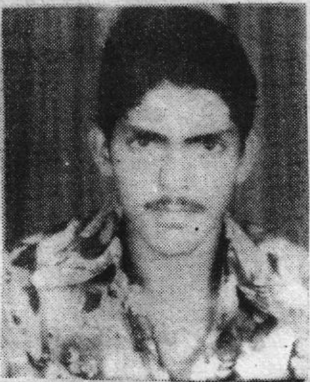

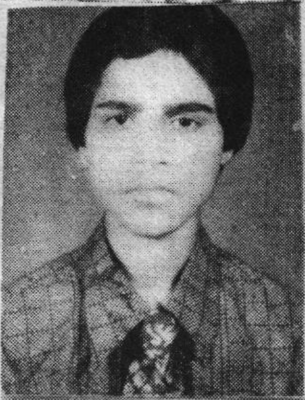
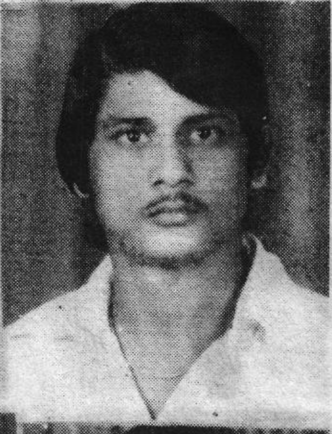
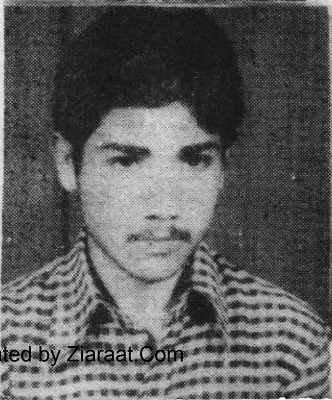
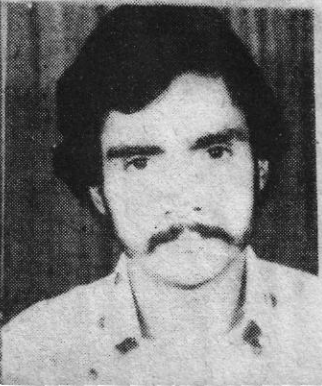

Presented by Ziaraat.Com

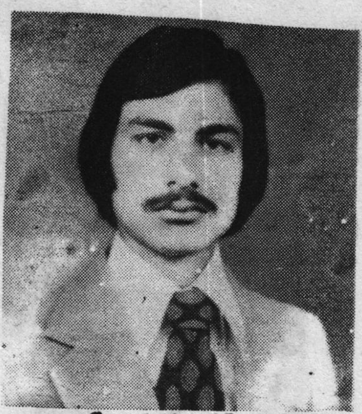

جوائنٹ سیکریٹری - مظاہر حسین

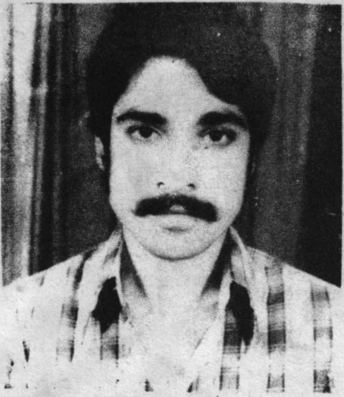

خزانچی - ثروت حسین رضوی

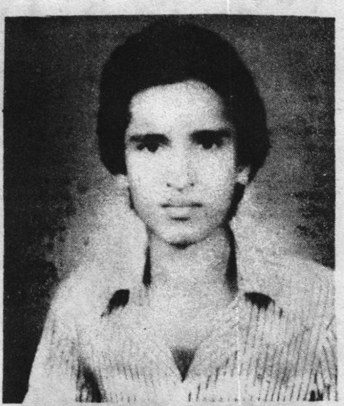

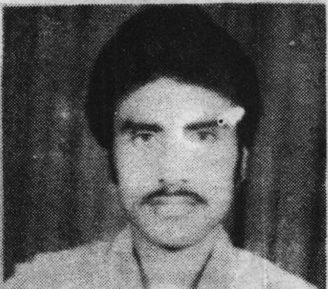

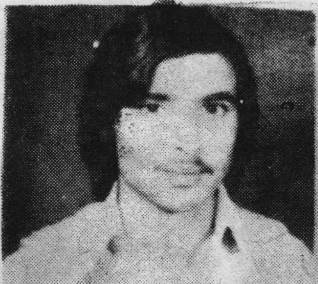

Presented by Ziaraat.Com

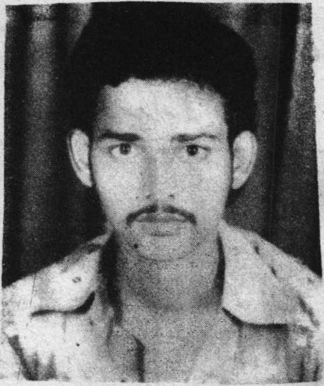

حسن رضا خان

حیدر رضا خان

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

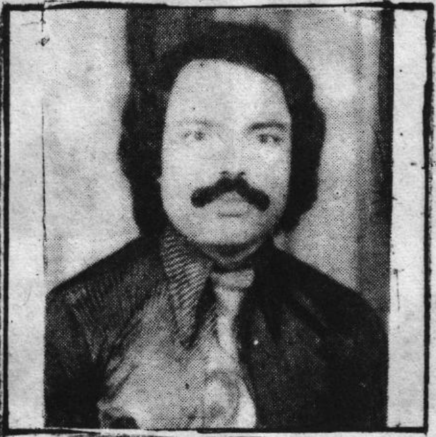

علمدار حسین اسلم

جنرل سیکریٹری

انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ کراچی

اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ، ہر پروگرام۔ مجلس۔ جلوس علم شب بیداری اور یوم عزا بیاد شہید الشہدا امام حسینؑ منعقد کرنے کے لئے مومنین کرام کے لئے اپنی خدمت ہر وقت پیش کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

سب سے پیشتر ہمیں یہ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ انجمن کے معنی و مفہوم کیا ہیں جہاں تک انجمن کے معنی ہیں جماعت یا گروہ کے یعنی چند اشخاص ملکر کسی مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ذمہ اپنے سر لیں اور دل و جان سے اپنے مقصد کی کامیابی کیلئے کام کریں۔

انجمنیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک مذہبی اور دوسری رفاہی انجمن میں ہر ممبر کو مساوی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور ہر ممبر انجمن کے اولین مقاصد کا آئینہ دار ہوتا ہے جس طرح اولاد کا کردار والدین کی اچھائی اور برائی کو پیش کرتا ہے بالکل اسی طرح ہر ممبر کا کردار پوری انجمن کے مقصد کو پیش کرتا ہے۔

رفاحی انجمنوں کا مقصد محلہ، شہر اور گلی کوچوں کی حالت سنوارنا ہوتا ہے مگر مذہبی انجمنیں قومیت کو پہچنواتی ہیں اور جب یہ انجمنیں میدان عمل میں نکلتی ہیں تو بنی نوع انسان کے سامنے اپنی قوم کا ایسا نمونہ پیش کرتی ہیں کہ اپنے مقاصد اور اسلاف کے کردار کو پہچنواتی ہیں۔ یعنی اگر انجمن کے ممبران اخلاق و کردار کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں تو اچھی قوم میں انکا شمار ہوتا ہے لیکن اگر یہی ممبران کردار سے گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں تو دوسری اقوام کے لئے اچھا نمونہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے اچھائی کو بقا ہے اور برائی کو فنا ہے۔

عام طور سے مذہب کے پرچار میں تمام تر مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے بالخصوص اسلام کو پھیلانے اور اس کو حقیقی شکل میں قائم رکھنے کے لئے جو قربانیاں ہمارے اسلاف نے دی ہیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں کہ اس نیک مقصد کے لئے قتل کئے گئے، پتھروں سے لہولہان کئے گئے۔ آروں سے چیرے گئے۔ سولی پہ چڑھائے گئے۔ آگ میں جلائے گئے جیلخانوں

Presented by Ziaraat.Com

کی اذیتیں پہنچائی گئیں باپ کے سامنے جوان بیٹوں پر چھریاں چلائی گئیں زمین سجدوں کے لئے تنگ کردی گئی اور حالت نماز میں گردن مبارک جسم اطہر سے جدا کردی گئی لیکن خدا کے ان نیک بندوں نے اخلاق و کردار کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ اسلام کا بول بالا رہتی دنیا تک کے لئے کر گئے۔

چونکہ ہمارا تعلق بھی مذہبی انجمن سے ہے اور محسنِ انسانیت جگر گوشۂ خاتون جنتؑ شہ سوار دوشِ نبوتؐ دلبند مرتضٰیؑ پیکرِ تسلیم و رضا کی ان بے لوث قربانیوں سے قبل یزیدی دورِ حکومت میں انتہائی مسخ کردیا گیا تھا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیدیا گیا تھا اچھے اور برے کی تمیز باقی نہ رہی تھی، شراب جوا اور زنا عام تھا جب کردار نام کی کوئی شے باقی نہ تھی کہ ایسے میں نواسہ رسولؐ، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسینؑ کے خون نے جوش مارا اور آپ نے کفر کو للکارا۔ آپ نے یزیدی قوانین کو تہس نہس کرنے کی خاطر اپنے احباب اعزا اقارب سگے بھائی اور فرزندوں کو قربان کردیا اور اپنی عزیز ہمشیرہ کی چادر اُتھر دے کر اسلام کو تباہ ہونے سے بچالیا لہٰذا ہمیں بھی ایسا اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کرنا ہے کہ اقوامِ عالم پروانہ وار ہماری طرف کھینچ کر آئے۔

انجمن ناصر العزا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے "عزاداری کی مددگار" تشکیل پاکستان سے قبل عرصہ ۵۰ ساٹھ سال سے ہندوستان بالخصوص لکھنؤ میں اور تشکیل پاکستان کے بعد شہر کراچی میں عزاداری کا پرچار کررہی ہے۔ یہ تمام تر سیاسی جھگڑوں سے پاک ہے اور اس انجمن کا مقصد صرف اور صرف تحفظ عزاداری اور فرشِ عزا کو رونق بخشنا ہے۔

انجمن ناصر العزا عرصہ دراز سے شب بیداری منعقد کرتی ہے لیکن سالِ گزشتہ انجمن کے صدر محترم محمد وصی علی خان صاحب کی ہدایت پر انجمن نے شب بیداری کے ساتھ ساتھ امام بارگاہِ جعفریہ میں کربلا کے مقام کو رونق بخشنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں کربلائے معلیٰ کا نقشہ

Presented by Ziaraat.Com

پیش کرنے کی غرض سے نہر فرات، اٹھارہ بنی ہاشم کی قبور، اشرف۔ خیام اہل بیتؑ اور دوسری مقدس شبیہات پیش کرکے امام بارگاہ کی رونق میں اضافہ کیا۔ جہاں شب بھر مستورات نے عقیدت و احترام کے جواہر بشکل اشک عزا نچھاور کئے۔ شب بھر تبرکات کی تقسیم اور آہ و زاری و نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ شب بھر جناب زہراؑ کو ان کے لال کا پُر خلوص پُرسہ پیش کیا گیا! اس سلسلے میں ممبرانِ انجمن نے جس گرم جوشی اور انتھک محنتوں کا مظاہرہ کیا ہے اس کا صلہ بروزِ جزا خداوند عالم مرحمت فرمائے گا۔

انجمن ناصر العزا، سالِ رواں بھی زیارت گنج شہیداں کربلا کا بہتر اہتمام کر رہی ہے اور تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مقامِ زیارتِ گنج شہیداں کو اور بھی بصیرت افروز بنا کر پیش کر رہی ہے۔ سال رواں بھی انجمن نے نقش مبارک جو کہ حضرت امام رضاؑ کے دستِ مبارک کا بنا ہوا ہے انتہائی متبرک ثابت ہوا ہے۔ مفت تقسیم کرے گی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند عالم بغیر کسی نام و نمود کی طمع کے خدمت عزا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

علمدار حسین اسلم

سکریٹری جنرل

انجمن ناصر العزا، رجسٹرڈ

بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول دوم۔ سوم اور چہارم کراچی کی مشہور اور مایۂ ناز انجمنوں کے نایاب نوحہ جات۔ قیمت فی حصہ ۲ ار روپے ا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ (۱)

شہ کا پیغام ہے سبھی کے لئے

شہ کا پیغام ہے سبھی کے لئے
حق پہ مر جاؤ زندگی کے لئے

کربلا پر نظر جمائے رہو!
شمع روشن ہے آگہی کے لئے

اللہ اللہ حسینؑ کے انصار
کون مرتا ہے یوں کسی کے لئے

مرنے والو! مرو تو ایسے مرو
آدمی روئے آدمی کے لئے

زیرِ شمشیر سر ہو سجدے میں
فخر ہے فخر بندگی کے لئے

دین کو جس نے زندگی بخشی
ہم مریں گے تو بس اسی کے لئے

جو درِ مصطفیٰؐ سے ہٹتا ہے
وہ بھٹکتا ہے روشنی کے لئے

عقد میں جسکے آئے بنتِ رسولؐ
یہ فضیلت ہے بس علیؑ کے لئے

اور کیا چاہیئے تجھے جعفر
آلِ احمد ہے رہبری کے لئے

نوحہ (۲)

سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں

سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں
پسر زینبؑ کے شِلِ جعفرِ طیار بیٹھے ہیں

لئے شوقِ شہادت با وفا تیار بیٹھے ہیں
شبِ عاشور سب کے سب بہت تیار بیٹھے ہیں

ہدایت دے رہے ہیں شاہِ دیں اک اک کو مقتل کی
شہِ مظلوم کو گھیرے ہوئے انصار

Presented by Ziaraat.Com

جلا کر شمعؑ لیلیٰ نے سنوارا یوں رخِ اکبرؑ
حرم بھی کہہ اُٹھے کہ احمدِ مختار بیٹھے ہیں

بلائے لے رہی ہے ماں، حرم محوِ زیارت ہیں
علی اکبرؑ شہادت کے لئے تیار بیٹھے ہیں

کہیں زینبؑ نہ گھبرا کہ نکل آئے برہنہ سر
جواں بیٹے کی میت پر شہِ ابرار بیٹھے ہیں

اِدھر بے شیر کو شبیرؑ لے آئے ہیں ہاتھوں پر
اُدھر ناوک سنبھالے صف پہ صف مکار بیٹھے ہیں

پریشاں حال دل تھامے ہوئے ناچار بیٹھے ہیں
بنا کر قبر ننھی سی شہِ ابرار بیٹھے ہیں

کوئی عابدؑ سے تو پوچھے مصیبت شام و کوفے کی
حرم کس طرح اونٹوں پر سرِ بازار بیٹھے ہیں

وہاں لائی حرم کو عابدِ بیمار کی جرأت
جہاں پر انبیاء بھی اپنی ہمت ہار بیٹھے ہیں

رہائی پا کے پرسہ دے رہی ہیں زینبؑ مضطر
صفِ ماتم بچھائے عابدِ بیمار بیٹھے ہیں

فرشتہ نے کہا آکر لحد میں چین سے سو جا
تری بالیں پہ جعفرؑ حیدرِ کرار بیٹھے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

از انیس احمد شہید

نوحہ (۳۳)

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غم خواروں پر

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غم خواروں پر
خونِ ناحق کے نشاں ہیں ابھی دیواروں پر

خون سے بڑھ کے صداقت کا نہیں کوئی ثبوت
ہم گلے اس لئے رکھ دیتے ہیں تلواروں پر

قتلِ شبیرؑ سے پورا نہ ہوا عزمِ یزید لعین
کفر چھا سکتا تھا کب دین کے مختاروں پر

پڑھنے والوں نے پڑھی جنگ کے میداں میں نماز
تیر برسا ہی کئے حق کے پرستاروں پر

تھا مسلمانوں کو اسلام سے کس درجہ عناد
ڈھایا کعبہ کو چھری پھیر دی معماروں پر

بلوۂ عام میں سر ننگے گئی آلِ نبیؐ
بجلیاں گر نہ پڑیں شام کے بازاروں پر

آلِ احمد کا نہ ہو ذکر یہی کاوش ہے
بندشیں آج بھی ہیں شاہؑ کے عزاداروں پر

ہوگئی آتشِ نمرود گلستاں جس سے
ایکے ہم نام وہی چلتے ہیں انگاروں پر

دورِ محشر نہیں کیوں فکر میں رہتے ہو انیسؔ
کون ہے حق پہ یہ کھل جائے گا کل یاروں پر

Presented by Ziaraat.Com

از علمدار حسین اسلم

ماتم (۱۴)۔ برائے طرحی شب بیداری

اے کاش یہ مآلِ تمنا دکھائی دے

اے کاش یہ مآلِ تمنا دکھائی دے
دیکھوں جیسے حسین کا شیدا دکھائی دے

حق آشنا جو آج زمانہ دکھائی دے
ہر سمت کربلائے معلّیٰ دکھائی دے

چشمِ کرم حسینؑ کی محدود تو نہیں
جس پر نظر ہو آپ کی حُر سا دکھائی دے

اسلام کو جو چشمِ بصیرت سے دیکھئے
قربانیٔ حسینؑ کا صدقہ دکھائی دے

تیرِ ستم پہ اس لئے بے شیرؑ ہنس دیا
تا حشر دینِ حق نہ سسکتا دکھائی دے

زہراؑ تمہارے باغ کے پھولوں کے سامنے
باغِ جناں کا رنگ بھی پھیکا دکھائی دے

ٹوٹے نہ آس پانی کی عباسؑ نے کہا
جب تک مرے علم کا پھریرا دکھائی دے

دُنیا میں اس سے بڑھ کے ستم کی نہیں مثال
بے پردہ ہائے ثانیٔ زھرا دکھائی دے

قبرِ نبیؐ سے رونے کی آئے نہ کیوں صدا
جب بال کھولے دشت میں زہراؑ دکھائی دے

Presented by Ziaraat.Com

اسلمؔ غمِ حسینؑ میں روئیں تو اس طرح
اشکوں میں ڈوبتی ہوئی دنیا دکھائی دے

۲۴؍دسمبر ۱۹۷۸ء ۲۳ محرم ۱۳۹۹ھ

ماتم (۵) از علمدار حسین اسلمؔ
طرحی شب بیداری۔

کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے

کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے
کہتے ہیں جسے خُلد وہی کرب و بلا دے

جو حُر کی طرح اپنے مقدر کو جلا دے
آنکھیں رہِ شبیرؑ میں وہ اپنی بچھا دے

ہر اشکِ عزا میں اثر اتنا تو خُدا دے
دوزخ کی دہکتی ہوئی آتش کو بجھا دے

جو الفتِ شبیرؑ میں دنیا کو بھلا دے
جنّت کی بشارت اُسے محبوب خدا دے

اللہ رے عاشور کے سورج تری حدّت
جیسے کہ ابھی آگ سمندر میں لگا دے

کہتی ہیں یہ سر پیٹ کے موجوں کی روانی
عباسؑ سی ہر مردِ مجاہد کو وفا دے

اصغرؑ کو لئے گود میں یہ کہتے تھے شبیرؑ
ہے کوئی جو پانی مرے بچےّ کو پلا دے

Presented by Ziaraat.Com

کہتی تھیں سکینہؑ مرے در کس لئے چھپنے
او شمرِ لعیں تو مجھے اتنا تو بتا دے

دم گھٹتا ہے تاریکیٔ زنداں سے حرم کا
اک شمع پئے روشنی او شمر جلا دے

کس واسطے خاموش ہے عاشور سے ابتک
اے شامِ غریباں مجھے کچھ حال سنا دے

ق

رخصت کیلئے خیمے میں جب آئے تھے شبیرؑ
کیا حشر بپا تھا مجھے اتنا تو بتا دے

اسلم غمِ شبیرؑ میں روتے ہیں جو ہر دم
شہزادیٔ کونین انھیں اس کا صلہ دے

ماتم (۶) از خوشترخ مرزا ۔

جو دل غمِ شبیرؑ میں دلگیر نہیں ہے

جو دل غمِ شبیرؑ میں دلگیر نہیں ہے
اس دل کی جہاں میں کوئی توقیر نہیں ہے

بے الفتِ آلِ نبی بخشش کا تصور
اک خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں ہے

جس قوم کی تعمیر نہ ہو حبِ علیؑ پر
جو کچھ بھی کہا جائے وہ تعمیر نہیں ہے

Presented by Ziaraat.Com

شبیرؑ کا غم چھا گیا شبیرؑ کی مانند
کیا ماتم شبیرؑ کی تاثیر نہیں ہے

سر ننگے جسے کوفہ کے بازار نے دیکھا
کیا بنتِ علی خواہرِ شبیرؑ نہیں ہے

یہ دونوں بہن بھائی زمانے سے ہیں یکجان
کیوں لاشۂ شبیرؑ پہ ہمشیر نہیں ہے

آ جاؤ کہاں ہو مرے پیارے علی اصغرؑ
ماں کہتی تھیں ہے ہے مرا بے شیر نہیں ہے

کیوں پیاس کے اظہار پہ مارا گیا ناوک
پانی کی طلب تو کوئی تقصیر نہیں ہے

آ پہنچی ہیں جنت سے تڑپتی ہوئی زہراؑ
بتلاؤ کہاں ماتمِ شبیرؑ نہیں ہے

آفاتِ زمانہ جو مقابل ہوں تو دیکھو
کیا کعبۂ دل میں غمِ شبیرؑ نہیں ہے

نوحہ (۷) از خوشتر مرزا

موئے لال تجھے میں ڈھونڈوں کہاں
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

تو ہے بن بن ڈھونڈ چکی ہے یہ ماں
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

موئے لال ہوئی کیا مجھ سے خطا
کیوں روٹھ گئے کیوں دی یہ سزا

کاہے راج کنور ہے ماں سے خفا
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

Presented by Ziaraat.Com

تیرے بعد ہوئی جو مجھ پہ جفا — مورے لال تجھے کیا اس کا پتہ
گھر لوٹ لیا موری چھینی ردا — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
اے لال مورے اے چندر مکھی — لے پیاسے نرا تے من ماد مکھی
آجاؤ کہ ماں ہو من ماسکھی — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
رن دیر مورے رن بھومی ما — تم سوتے کہاں ہو سیج بنا
ماں کو کھ جلی ڈھونڈے بن ما — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
دین کھ پکھیرو شام ڈھلے — سب گھر کو سدھارے دیپ جلے
ماں روئے کھڑی آکاش تلے — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
زخموں سے جگر کا خون رسے — ماں لال پکارے ہائے کیسے
تم کون نگر ما جائے بسے — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
ماں کو کھ جلی یوں غم میں گھلے — بن باتی جیسے دیپ جلے
بن تیرے ممتا ہاتھ ملے — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی
یہ بن کی ہوا جو بھائی ہے — کیا من میں تمہارے آئی ہے
بے چین ہے ماں دکھ پائی ہے — اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

نوحہ (۸) از خورشید مرزا

بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے
رو کر کہا تم نہیں ہم آج مر گئے
اے میرے لال اے میری آنکھوں کی روشنی

Presented by Ziaraat.Com

جب سے گئے ہو کیا کہوں کیا ہو گئی کمی
کچھ سوجھتا نہیں کہاں نور نظر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

برچھی ستم کی سینۂ اکبرؑ پہ کیا لگی
اک آہ کی رسولؐ نے اور رو دیے علیؑ
ارمان جتنے ماں کے تھے سارے بکھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

برباد یوں پہ ماں کی ذرا بھی نظر نہ کی
برچھی جو کھائی سینہ پر ماں کو خبر نہ کی
اس بے کسی میں چھوڑ کے ماں کو کدھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

کرب و بلا کے دشت کو آباد کر گئے
غربت میں ماں کو چھوڑ کے برباد کر گئے
آنکھیں ہیں منتظر علی اکبرؑ کدھر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

دشت بلا کی دھوپ میں یہ دوپہر کی جنگ
کملائے ہونٹ پھول سے. سانولا کیا تھا رنگ
سنتی ہوں دشت میں ترے گیسو بکھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

Presented by Ziaraat.Com

سنتی ہوں تم نے جنگ کا نقشہ بدل دیا
حملے کئے علیؑ کی طرح رن الٹ دیا
فوجوں کے جو بڑھے تھے رسالے بکھر گئے!
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

اب بے کسی ہے باپ سے تنہا لڑائی ہے
نرغہ ہے فوج شام کا شہؑ پر چڑھائی ہے
اکبرؑ کدھر گئے۔ علی اصغرؑ کدھر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

بیٹا خبر لو باپ کی لاکھوں سے جنگ ہے
دن ڈھل رہا ہے رن میں قیامت کی جنگ ہے
اکبرؑ تمہیں خبر... بھی ہے عباسؑ مر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

باغِ نبیؐ پہ ایسی خزاں کی ہوا چلی
مرجھائے پھول دھوپ میں کملائی ہر کلی
مرجھائے پھول دوشِ ہوا پہ بکھر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

نوحہ (۹)

از۔ مجاہد لکھنوی

جب لئے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے

Presented by Ziaraat.Com

جب لیئے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے
آہ نکلی قلبِ زہرہؑ سے جگر کو چیر کے

پارہ پارہ کردیا اکبرؑ کے سینہ کو لعیں
کردیئے ٹکڑے رسولؐ اللہ کی تصویر کے

دیکھ کر لاشِ علی اکبرؑ کو یہ بولے حسینؑ
بس نہیں چلتا کسی کا سامنے تقدیر کے

حلقِ اصغرؑ بازوئے شبیرؑ، اور قلبِ ربابؑ
حرمُلا کتنے نشانے ہیں ترے اک تیر کے

خالی جھولے کو جھلاتی تھیں تھورٗ یں رباب
دِل تڑپتا تھا بہت جب بھر یں بے شیر کے

اے فلک اتنا بتادے آج ہیں جو بے ردا
کیا یہ ہی وارث نہیں ہیں چادرِ تطہیر کے

کل اسی کوفہ میں کہلاتی تھیں جو شہزادیاں
بے رِدا ہیں آج یہ رُخ دیکھئے تقدیر کے

اچھا اب جاتے ہیں مرنے کو خدا حافظ بہن
شہ نے یہ فرمایا بازو چوم کے ہمشیر کے

شہرت و عزت مجاہدؔ سب ہیں مولا کے طفیل
مستحق ورنہ کہاں تھے آپ اس توقیر کے

⁂

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ (۱۰) از: خوشرخ مرزا

آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ

آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ
تم بن اب ہے مشکل جینا

پائی نہ تو نے ہائے رہائی
قیدِ ستم میں جان گنوائی
سہہ نہ سکی بابا کی جدائی
ہائے سکینہؑ ۔ ہائے سکینہؑ
آؤ کہاں ہو ـــــ

جلتی رہی ماں موت نہ آئی
شام الم ڈھلنے کو آئی
آگیا آخر حکم رہائی
تم کو کہاں اب پاؤں سکینہؑ
آؤ کہاں ہو ـــــ

شہہ کی دلاری ۔ عمّوں کی پیاری
پھرتی رہی تو در در ماری!
اٹھ گئی جب سے ان کی سواری!
موت تھی آساں مشکل جینا
آؤ کہاں ہو ـــــ

Presented by Ziaraat.Com

چاہنے والے خون میں نہائے
کیا کیا تو نے صدمے اُٹھائے
باپ کے غم میں نیر بہائے
پر نہ ملا وہ باپ کا سینہ
آؤ کہاں ہو ۔۔۔۔

سیلِ بلا یوں گزری سر سے
ظلم کے بادل ٹوٹ کے برسے
آلِ نبیؐ دو بوند کو ترسے
پیاسا اصغرؑ ۔ پیاسی سکینہؑ
آؤ کہاں ہو بالی

یاس میں ڈوبی تیری نگاہیں
سہمی سہمی تیری آہیں
گال وہ نیلے، جکڑی باہیں
خون میں ڈوبا ننھا سینہ
آؤ کہاں ہو ۔۔۔

اُٹھو ماں اب قید سے چھوٹی
ظلم کی وہ زنجیر بھی ٹوٹی
آئی ہے جو املاک تھی لوٹی

Presented by Ziaraat.Com

آؤ کہاں ہو ، آؤ سکینہؑ

آؤ کہاں ہو ۔ ۔ ۔

ساتھ چلو ماں تم پہ واری
چل کے کہو رو داد وہ ساری
کربل بن سے ہو کے سواری
جائے گی واپس شہر مدینہ
آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ

نوحہ (۱۱) از: خوشرخ مرزا

جل چکے ہیں خیام واویلا

جل چکے ہیں خیام واویلا
گرد ہیں فوجِ شام واویلا

جو محافظ تھے سو گئے رن میں
موت کا پی کے جام واویلا

لوٹ لے بے کسوں کو جو چاہے
ہو چکا اذن عام واویلا

خاک پر سر کھلے ہیں اہلِ حرم کے
گرد ہے ازدحام واویلا

شام کی تیرگی میں ہے روشن
بے کسوں کے خیام واویلا

Presented by Ziaraat.Com

بے کسی، بے بسی کی، غربت کی
آگئی سر پہ شام واویلا

بے کفن شاہِ دیں ہیں مقتل میں
گرد ہے فوجِ شام واویلا

دے چکے شہؑ پہ جان سب رن میں
بھائی، بیٹے، غلام واویلا

بے کسی میں بھی حق کا اہلِ حرم
دے رہے ہیں پیام واویلا

ماتم (۱۴)

بنتِ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر

بنتِ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر
دکھایا اوجِ صحرا کی زمیں نے آسماں ہو کر

سوائے اصغرِؑ معصومؑ یہ کس کی جسارت ہے
کرے جو بخششِ اُمّت کا دعویٰ بے زباں ہو کر

کھلے ہیں پھول زخموں کے تنوں پہ مرنے والوں کے
بہار آئی ہے گلزارِ پیمبرؐ پر خزاں ہو کر

رضا اکبرؑ نے جب مانگی تو لیلیٰ نے کہا رو کر
اجازت قتل ہو جانے کی میں دوں کیسے ماں ہو کر

کہا لیلیٰ نے ہے ہے مر گئے اکبرؑ جواں ہو کر
مری قسمت کہ میں بیٹھی رہی رونے کو ماں ہو کر

Presented by Ziaraat.Com

تصوّر تو ذرا کیجئے سوا سجاد بے کس کے
چلا ہے منزلوں بیمار کوئی ساربان ہو کر
بہائیں گر غمِ شبیر میں دیندار آنکھوں سے
دکھائے راستہ کوثر کا ہر آنسو رواں ہو کر
لکھی تو نے جو عرشِ حق کے تاروں کی ثنا فائق
زمینِ شعر نے رفعت دکھائی آسماں ہو کر

ماتم (۱۳) از جناب حسین بھائی نظر

غربت میں کوئی بھائی بہن سے جدا نہ ہو

غربت میں کوئی بھائی بہن سے جدا نہ ہو
زینبؑ کی طرح کوئی بھی بے آسرا نہ ہو
اولادِ فاطمہ پہ وہ ظلم و ستم ہوئے
حیوان پر بھی ظلم و ستم جو روا نہ ہو
در در پھرائی جائیں وہ صد حیف ننگے سر
وہ جن کی ماں کا دن میں جنازہ اٹھا نہ ہو
کیا ہے کسی کے پاس جواز اُسکے قتل کا
جو گھٹنیوں کے بل بھی ابھی تک چلا نہ ہو
شبیرؑ چاہتے ہیں کہ سجدے میں سر کٹے
کوششِ یہ شمر کی ہے کہ سجدہ ادا نہ ہو
تھا وقتِ ذبح صرف یہ دھڑکا حسینؑ کو

Presented by Ziaraat.Com

خیمہ سے میری سمت کوئی دیکھتا نہ ہو

کیوں کر بہ ہہت پا دہ گیا ہوگا تا بہ شام
جو ننگے پاؤں ایک قدم بھی چلا نہ ہو

اس انجمن سے ہم کو نظر واسطہ نہیں
جس انجمن میں ذکرِ شہ کربلا نہ ہو

نوحہ (۱۴) از: جوشرح مرزا

تھی لاشۂ شبیرؑ پہ زینبؑ کی دہائی ۔ اٹھو میرے بھائی

تھی لاشۂ شبیر پہ زینب کی دہائی ۔ اٹھو میرے بھائی
بے گور و کفن دھوپ میں تم سوئے ہو بھائی اٹھو میرے بھائی

دیکھو تو میری پشت پہ یہ نیل ہیں کیسے کیوں سوتے ہو ایسے
کس بات پہ یوں آنکھ ہے زینبؑ سے پھرائی ۔ اٹھو میرے بھائی

کیا کیا نہ ہوئے بعد تمہارے ستم ایجاد ۔ کس سے کروں فریاد
جب تم نہ رہے روکتا پھر کون چڑھائی ۔ اٹھو میرے بھائی

سر ننگے ہوں بلوے میں پڑی ہے عجب یاس ۔ چادر بھی نہیں پاس
کس حال میں تقدیر ہے ہمشیر کو لائی ۔ اٹھو میرے بھائی

کل تک تھی بہت آپ کی ہمشیر کی توقیر ۔ اب کیسی ہے دلگیر
چادر چھنی دُرّوں کی اذیت بھی اٹھائی ۔ اٹھو میرے بھائی

اے بھائی ذرا کنبہ کی بربادی تو دیکھو ۔ اٹھو چلو گھر کو
دن ڈھل گیا اور شام ہے اب ہونے کو آئی ۔ اٹھو میرے بھائی ۔

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ (۱۵) از مجاہد لکھنوی

جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علی اکبرؑ کا

جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علی اکبرؑ کا
کیا حال ہوا ہوگا ماں کے دل مضطر کا

اچھا نہ ترس کھاتے اکبرؑ پہ مسلمانوں
کچھ پاس کیا ہوتا تصویر پیمبرؐ کا

اک شور قیامت تھا سیدانیوں میں برپا
لے آئے جو شہ لاشہ رن سے علی اکبرؑ کا

دل میں یہ تمنا تھی اکبرؑ کی دلہن لاتی
پورا نہ ہوا لیکن ارمان یہ مادر کا

عباسؑ سے شہؑ بولے مقتل میں نہ تم جاؤ
ہے تم سے علم اونچا بھیّا مرے لشکر کا

انکار فلک کو تھا انکار زمیں کو تھا
خوں مل لیا سرورؑ نے رخ پہ علی اصغرؑ کا

جاتے ہیں خدا حافظ اب صبر کرو بیٹی
مولاؑ نے یہ فرمایا منھ چوم کے دختر کا

بوسے لئے سرور نے جب بازوئے زینبؑ کے
خواہر نے گلا چوما بھر بھر کے برادر کا

گر روتیں تو کس کس کو اور صبر کیسے کرتیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ (۱۷) از حسین بھائی نظرؔ

ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ

ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ
اے لختِ جگر اے مرے پیارے علی اصغرؑ

یہ دن تو تھے مرنے کے ہمارے علی اصغرؑ
تم ہو گئے اللہ کو پیارے علی اصغرؑ

پڑتی ہے نظر جب کبھی جھولے پہ تمہارے
چلتے ہیں جگر پر مرے آرے علی اصغرؑ

والی گئے اکبرؑ گئے اور تم بھی سدھارے
زندہ رہوں اب کس کے سہارے علی اصغرؑ

کیا ایسی بھی جلدی تھی تم چھوڑ کے ہم کو
تنہا سوئے فردوس سدھارے علی اصغرؑ

دشمن کو بھی خالق نہ دکھائے وہ نظارے
ان آنکھوں نے دیکھے جو نظارے علی اصغرؑ

کب چاند سی صورت نظر آئے گی تمہارے
اب ڈوبنے والے ہیں ستارے علی اصغرؑ

اب تک کسی دکھیا کی صدا آتی ہے رن سے
آ جاؤ مرے راج دلارے علی اصغرؑ

کیوں فخر نہ ہو اپنے مقدر پہ نظرؔ کو
وہ بھی ہے غلاموں میں تمہارے علی اصغرؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ (۱۸) از: حسین بھائی نظر

کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دُکھیاری ماں کی صدا ہے

کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دُکھیاری ماں کی صدا ہے۔

کربلا تیرے اس ہو کے بن میں لال میرا کہیں کھو گیا ہے

کس کو میں لال کہہ کے بلاؤں کس کو سینے سے اپنے لگاؤں

لوریاں دے کے کس کو سُلاؤں ہائے اصغرؑ مرا کھو گیا ہے

تو اگر روٹھ جائے گا جانی، ہو گی کیسے بسر زندگانی.

پاس کوئی نہیں ہے نشانی، تیرا جھولا بھی اب جل چکا ہے

اس قدر یہ زمیں تجھ کو بھائی، یاد بھی ماں تجھ کو نہ آئی۔

دے رہا ہے جو داغِ جدائی بول اصغرؑ مری کیا خطا ہے

ہو نہ دل ٹکڑے ٹکڑے کسی کا، یوں نصیبہ نہ بگڑے کسی کا

اس طرح گھر نہ اجڑے کسی کا، جیسے تاراج یہ گھر ہوا ہے

ہیں نہ قاسمؑ نہ عباسؑ و اکبرؑ، لوٹ کر تو بھی آیا نہ اصغرؑ

ہو چکے حق پہ قربان سرور، ہائے جینے کا اب کیا مزہ ہے

بیڑیاں پہنے عابدؑ کھڑے ہیں، سب رسن بستہ چھوٹے بڑے ہیں

یوں شہیدوں کے لاشے پڑے ہیں، جیسے قرآن بکھرا پڑا ہے

مجھ سے ہر دم یہ پوچھے گی صغراؑ، کیوں دکھائی نہیں دیتا بھیا

کہہ سکوں گی یہ کس طرح بیٹا، تو بھی حق پہ فدا ہو چکا ہے

دلنشیں ہے مدینے کی عظمت، ہے نگاہوں میں کعبہ کی حُرمت

ہے عیاں عرشِ اعلیٰ کی رفعت، کربلا پھر نظر [illegible] ہے

Presented by Ziaraat.Com

سلام (۱۹) از: حسین بھائی نظر

دین کو بچائے فتنہ و شر سے

دین کو بچائے فتنہ و شر سے
جانِ پیمبر نکلا گھر سے

کی ہے رقم تاریخ شہادت
سبطِ نبی نے خونِ جگر سے

مثل نبیؐ شبیرؑ کی ہستی
بالا تر ہے فکرِ بشر سے

سبطِ نبیؐ کے ماتم دارو!
خون بہاؤ دیدۂ تر سے

نامِ وفا پھر شوق سے لینا
پہلے کفن تو باندھ لو سر سے

لاکھ اٹھیں طوفان ستم کے
شرّ نہ اُٹھے شبیرؑ کے در سے

کیسے کھینچی، شبیرؑ سے پوچھو
نوکِ سناں اکبرؑ کے جگر سے

رو نہ سکی بابا کو سکینہؑ
تا دمِ آخر شمر کے ڈر سے

آؤ چلیں اب شام کو زینبؑ
آئی صدا شبیرؑ کے سر سے

اہلِ مدینہ خاک اڑاؤ
لُٹ کے حرم آئے ہیں سفر سے

اِن سے نظرؔ ہے ہم کو نسبت
دین چلا ہے جن کے گھر سے

نوحہ (۲۰) از: حسین بھائی نظر

شہہ دیں سے جنت کے لے کر قبالے
چلے رن کو آغوشِ زینبؑ کے پالے

یہ عون و محمد ہیں زینبؑ کے پالے
یہ فوجِ حسینیؑ کے ہیں دو رسالے

Presented by Ziaraat.Com

یہ دونوں ہیں زینبؑ کے دل کے اجالے
یہ دونوں ہیں ماہِ امامت کے ہالے

رگوں میں ہے خوں ان کی بنتِ علی کا
نہیں فوجِ باطل سے یہ دبنے والے

کچھ ایسا جلال اُن کے رُخ سے عیاں ہے
کہ دیکھے اجل بھی تو دامن بچالے

یہ کہہ کے کیا ماں نے دونوں کو رخصت
کیا جاؤ تم کو خدا کے حوالے

یہ صبر و تحمل یہ ایثارِ زینبؑ
نہ آہ و فغاں ہے نہ لب پہ ہیں نالے

بھرا گھر اجڑ جائے اک دن میں جس کا
وہ مظلوم کس طرح دل کو سنبھالے

دو آنسو بہا کر غمِ شاہِ دیں میں
کوئی ہے جو زہرا کے دل کی دعا لے

شریکِ عزا ہونے آئی ہیں زہراؑ
نظرؔ احتراماً نگاہیں جھکالے

نوحہ (۲۱) از: حسین بھائی نظر

زمانہ طالبِ بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو

زمانہ طالبِ بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو
حسینؑ ابنِ علیؑ کا سامنا ہے دیکھئے کیا ہو

Presented by Ziaraat.Com

نبیؐ کی آل ہے اور کربلا ہے دیکھیئے کیا ہو
یزید اب خون کا پیاسا ہوا ہے دیکھیئے کیا ہو

اُٹھائے جا رہے ہیں نہر سے شبیرؑ کے خیمے
علیؑ کے شیر کو غیض آ رہا ہے دیکھیئے کیا ہو

ابھی جی بھر کے بیٹوں کو نہ رونے پائی تھی زینبؑ
کہ اب اکبرؑ کا لاشہ آ رہا ہے دیکھیئے کیا ہو

اِدھر اصغرؑ کو لے کے شاہِ دیں میداں میں آتے ہیں
اُدھر ترکش سنبھالے حرملا ہے دیکھیئے کیا ہو

ماتم (۲۲) از: مرزا حامد حسین لکھنوی

شمر یہ آمادہ ستمگر ہیں خدا خیر کرے
سیدۂ خلد میں مضطر ہیں خدا خیر کرے

گھر کے سناٹے سے دِل ہلتا ہے صغراؑ نے کہا
راہ میں سبطِ پیمبر ہیں ۔ خدا خیر کرے

غل فرشتوں میں ہے اُلٹے نہ طبق گیتی کا
ننگے سر رن میں پیمبر ہیں ۔ خدا خیر کرے

چھین لیں نہر نہ عباسؑ یہ کہتے تھے لعیں
پسرِ ساقیٔ کوثر ہیں ۔ خدا خیر کرے

غل ہوا فوجوں میں گرد اُٹھ گئے جو بیٹھی رَن کی
ارے عباسؑ دِلاور ہیں ۔ خدا خیر کرے

Presented by Ziaraat.Com

رَاتے ہیں فلک ہلتی ہے مقتل کی زمیں
غیظ میں سبطِ ہمیبر ہیں۔ خدا خیر کرے

دل سنبھالے سے سنبھلتا نہیں زینبؑ نے کہا
برچھیوں میں علی اکبرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

تیر مقتل میں برستے ہیں تو کہتی ہیں رباب
شاہ کی گود میں اصغرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

بولی صغراؑ کہ نظر آتی ہے محمل خالی
نہ سکینہؑ ہیں نہ اصغرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

حامد ایسا نہ ہو جل جائیں خیام شہ دیں
سوگواروں کے یہی گھر ہیں خدا خیر کرے

ماتم (۲۳) از حامد حسین لکھنوی

انقلابِ آسمانی دیکھیے
مانگتے ہیں شاہ پانی دیکھیے

شاہ کی تشنہ دہانی دیکھیے
شمرؔ کے خنجر کا پانی دیکھیے

حُرؑ کا سر اور تکیۂ زانوئے شاہ
یہ کرم یہ قدر دانی دیکھیے

پاس دریا اور پیاسے اہل بیتؑ
حادثاتِ بزم فانی دیکھیے

عاصیوں کو اک سفینہ دے گیا
ناخدا کی مہربانی دیکھیے

بھوکے پیاسے موت سے ٹکرا گئے
بات بیعت کی نہ مانی دیکھیے

مرگ اکبرؑ کہتی ہے شبیر سے
بچپنا دیکھا۔ جوانی دیکھیے

حلق اصغرؑ تک پہنچنے کو ہے تیر
ختم ہوتی ہے کہانی دیکھیے

Presented by Ziaraat.Com

دے رہا ہے زیرِ خنجر بھی دعا　　فاطمہؑ زہرا کا جانی دیکھئے

حامد اس تر دامنی کا ذکر کیا

آپ اشکوں کی روانی دیکھئے

نوحہ (۲۴)

از ۔ ظہور الحسن ظہور جارچوی

تحفے سفر سے زینبؑ دلگیر لائی ہے

تحفے سفر سے زینبؑ دلگیر لائی ہے　　گردن کا طوق پاؤں کی زنجیر لائی ہے

زخمی ہے پشت بازوؤں پہ ہیں رسن کے نیل　　آلِ نبیؐ یہ ظلم کی تفسیر لائی ہے

صغراؑ نہ بے قرار ہو اصغرؑ کو دیکھ کے　　امِ رباب آنکھوں میں تصویر لائی ہے

سرا ہے خاکِ قبرِ سکینہ لئے ہوئے　　کلثوم خاکِ تربتِ بے شیر لائی ہے

بیٹا شہید ہو گیا گہوارہ جل گیا　　ماں دل میں داغِ اصغرؑ بے شیر لائی ہے

اصغرؑ تو دفن ہو کے بھی پامال ہو گیا　　مادر نشانِ ظلم و ستم تیر لائی ہے

عابدؑ حرم سے ساتھ ہیں کالا علم لئے　　قبرِ نبیؐ پہ آل کو تقدیر لائی ہے

نذرانہ رسولؐ نواسی رسولؐ کی　　پُرخوں لباسِ حضرت شبیر لائی ہے

اپنے عمل تو قابلِ جنت نہ تھے ظہور

جنت میں ہم کو الفتِ شبیرؑ لائی ہے

سلام (۲۵)

از ۔ شاعر اہلبیتؑ جناب طالب جارچوی

تنہا نہیں ہے مومن دلگیر کی آواز

Presented by Ziaraat.Com

تنہا نہیں ہے مومنِ دلگیر کی آواز — کونین میں ہے ماتمِ شبیر کی آواز
دراصل یہ صدقہ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا — باقی ہے جہاں میں جو یہ تکبیر کی آواز
پھیلا گئی دنیا میں برادر کے لہو کو — فریاد میں ڈوبی ہوئی ہمشیر کی آواز
جو صبح دہم سب نے سنی لحنِ اذاں میں — تھی سرورِ کونین کی تصویر کی آواز
تھی عابدِ بیمار کے قدموں کی یہ تاثیر — زنجیر سے آتی رہی تکبیر کی آواز
کیوں گونج ہے کونین میں فریاد کی ہر سو — تھی تیر کی آواز نہ، بے شیر کی آواز
دم بھر کو ٹھہر جا یہ کہا شمرِ لعیں سے — جس دم سنی شبیرؑ نے ہمشیر کی آواز
گھٹ گھٹ کے قضا کر گئی زنداں میں سکینہؑ — قیدی ہی رہی دخترِ شبیرؑ کی آواز

یاد آتا ہے طالب کو بہت عابدِ بیمار
سنتا ہے وہ جب بھی کہیں زنجیر کی آواز

ماتم (۳۶)

از۔ حامد حسین صاحب حامد

ٹال دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا

ٹال دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا — دل کا کانٹا ہے یہ کس طرح نکالا جاتا
مرگِ اکبرؑ سے ہلا خاک میں زینبؑ کا ریاض — دل سنبھالے جو سنبھلتا تو سنبھالا جاتا
شہؑ کے انصار تھے پابندِ جہادِ صابر — ورنہ کیا بچ کے کوئی ایک رسالہ جاتا
تھا مشیّت کو فقط بخششِ امت کا خیال — ورنہ زور اجرِ رسالت کا نہ ڈالا جاتا
اس لئے شہ نے نہ دی جنگ کی بھائی کو رضا — ایک حملہ بھی نہ لاکھوں سے سنبھالا جاتا
باپ بیٹے کا تعلق تھا تو پھر بے اعجاز — پھل نہ برچھی کا کلیجے سے نکالا جاتا

Presented by Ziaraat.Com

ہر محرم میں نہ یہ ذکر نکالا جاتا

طابع حکم خدا اپنا وجود اور عدم

حامد اس حکم کو ٹالے نہیں ٹالا جاتا

(۲۷)

سوائے فاطمہؑ زہرا نہیں کوئی زینبؑ

جناب وارث علی خاں صاحب سرشار لکھنوی

سوائے فاطمہؑ زہرا نہیں کوئی زینبؑ
کرے جو تجھ سے زمانے میں ہمسری زینبؑ

بچایا دینِ نبیؐ کام کر گئی زینبؑ
کہیں حسینؑ بنی اور کہیں علیؑ زینبؑ

اسیر ہو کے سوئے شام جب چلی زینبؑ
نبیؐ کے دین کی دنیا بدل گئی زینبؑ

زمانہ روئے گا تا حشر اس مصیبت پر
وہ پیاس بچوں کی وہ تیری بے بسی زینبؑ

یہ داستانِ الم رہ گئی زمانے میں
شہید ہو گئے شبیرؑ لٹ گئی زینبؑ

بڑی مصیبتیں زہراؑ پہ بھی پڑیں لیکن
پڑی جو تجھ پہ کسی پر نہیں پڑی زینبؑ

یہی عقیدہ ہے سرشار کا زمانے میں
نہ کر سکا کوئی تیری سی رہبری زینبؑ

(۲۸)

نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے

جناب مہدی ظہیر صاحب۔ ضو لکھنوی

نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے
تو ہے ہر مذہب کی عقیدت تو ہر قوم کا ایماں ہے

Presented by Ziaraat.Com

اپنی ثقافت سرمایہ ہائے حسینؑ اور وائے حسینؑ
سوز و گدازِ انسانیت، اپنی قوم گریاں ہے

شمع لئے ہے شبیر کی سرور پیشِ سوادِ فوجِ شام
ڈھونڈھنے یہ نکلے ہیں رن میں دیکھیں کوئی انساں ہے

ڈھائی صحرائے عرب ہے اک تاریخ تشنہ لبی
ابراہیمؑ کرب و بلا ہے، اسمٰعیلِ عطشاں ہے

اُٹھتا گرتا پردہ ہے یا خیمہ اہلِ حرم کا لب
جس پہ برائے رخصتِ اکبرؑ گاہ نہیں ہے گہہ ہاں ہے

قدموں سے سقّا کے لپٹ کر کہتی تھی سر موجِ فرات
مجھ کو خیمے میں لے چلیئے، پیاری سکینہؑ عطشاں ہے

رابطہ کتاب و عترت کا ہے مابینِ صفین و شام
نیزوں پہ ہی آل کے سر ہیں نیزوں پر ہی قرآں ہے

شہ کی نمازِ قربانی کا وقت فضیلت ہے عاشور
کر کے ادا رکعات بہتر عصر کا سجدہ نازاں ہے

مٹو قرباں خوشی کے اُجالے اس غم کی تاریکی پر
شمع بجھا کے چپ بیٹھا ہوں یادِ شامِ غریباں ہے

سلام (۲۹) از: جناب طالب جارچوی

وہ تیرا خلوص محکم وہ زمین کربلا کی۔

وہ تیرا خلوص محکم وہ زمین کربلا کی
شہ بلی قطعہ اب تک ترے سجدۂ وفا کی

Presented by Ziaraat.Com

نہ حق رسی میں ہر سو جو دیئے جل رہے ہیں
یہ تجلیاں ہیں شاہا تیرے فیضِ نقشِ پا کی

رہی دینِ حق کہ جس کی نہ تھی کوئی آس باقی
تری زندگی نے بڑھ کر اسے زندگی عطا کی

ترے دامنِ کرم کا جسے مل گیا سہارا
ہے اب اس کو کیا ضرورت کسی اور رہنما کی

میں فقط حسینؑ منیٰ سے یہی سمجھ سکا ہوں
کہ جو تیرے در کو چھوڑا تو رسولؐ سے دغا کی

کیئے صدقِ دل سے سجدے مری زندگی نے جس پہ
پسِ مرگ ساتھ ہو گی وہی خاک کربلا کی

نہ جبینِ شوق اٹھی نہ ہوا تمام سجدہ
یہ نمازِ عاشقی تھی جو حسینؑ نے ادا کی۔

ہوئے سب اسیرِ زنداں تو رہا مزور لیکن
نہ رہا ہوئی سکینہؑ وہیں قید میں قضا کی

یہ لکھا بہن نے خط میں کہ میں منتظر ہوں بھائی
یہی آس اک دوا ہے مرے دردِ لا دوا کی

ہے نجات کا وسیلہ جو بروزِ حشر طالب
رہی کربلا میں پیاسی وہی آلِ مصطفےٰؐ کی

دہمت

Presented by Ziaraat.Com

سلام (۳۰) از: حسین بھائی نظر

ہم وہی منزلِ تسلیم و رضا کرتے ہیں

ہم ہی منزلِ تسلیم و رضا کرتے ہیں
تیغ کی دھار پہ جو لوگ چلا کرتے ہیں

جب بھی ہم تذکرۂ اہلِ وفا کرتے ہیں
ذکرِ عباس سے آغاز کیا کرتے ہیں

جان اپنی جو رہِ حق میں فدا کرتے ہیں
مر کے زندہ بھی وہی لوگ رہا کرتے ہیں

وہ کبھی کثرتِ باطل سے نہیں گھبراتے
دل میں ایمان کی طاقت جو رکھا کرتے ہیں

جرأتِ عون و محمد پہ تحیر کیوں ہے
شیر کے بچے سبھی شیر ہوا کرتے ہیں

ہر قدم آبلے پاؤں کے یہ دیتے ہیں صدا
یوں بیابانوں کو سیراب کیا کرتے ہیں

نام لیوا تیرے کچھ ہم ہی نہیں ہیں مسلمؑ
عرش والے بھی ترا ذکر کیا کرتے ہیں

چھوڑ دوں کیسے نظر آلِ نبیؐ کا دامن
راہ پر ایسے مقدر سے ملا کرتے ہیں

سلام (۳۱) از: حسین بھائی نظر

قلم اٹھاؤ نظر سوچ کر خدا کے لئے

قلم اٹھاؤ نظر سوچ کر خدا کے لئے
شعور چاہیئے شبیرؑ کی ثنا کے لئے

انھیں کو چن لیا شبیرؑ نے خدا کیلئے
خدا نے خلق کیا تھا جنھیں وفا کے لئے

یہ اشکِ غم ہیں یہ تحفے ہیں فاطمہؑ کے لئے
انھیں حقیر نہ سمجھے کوئی خدا کے لئے

صدا یہ گونج رہی ہے فضائے عالم میں
حسینؑ آج بھی زندہ ہیں کربلا کے لئے

ہزاروں راز ہیں اک کربلا میں پوشیدہ
ہے اب بھی وقت ذرا سوچئے خدا کے لئے

نگاہِ معرفت جن پہ دو جہاں صدقے
فنا سے راہ نکالی رہِ بقا کے لئے

بندھے ہاتھوں پہ اصغرؑ کو کرکے شہ نے کہا
یہ آخری مرا فدیہ ہے کربلا کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

لبِ حسینؑ پہ کس طرح بد دعا آتی | لبِ حسینؑ بنے تھے فقط دعا کے لئے

نظر اجل کا بھروسہ نہیں کب آجائے
قدم بڑھاؤ ذرا تیز کربلا کے لئے

نوحہ (۳۲)

سمٹی رہی تجلّیِ وحدت تمام رات

سمٹی رہی تجلّی وحدت تمام رات | ہوتی رہی خدا کی عبادت تمام رات
اصغرؑ کو اور ماں سے محبت تمام رات | انکھوں میں دیکھی چاند سی صورت تمام رات
عباسؑ و قاسمؑ و علی اکبرؑ کے ذہن میں | مضطر رہا خیالِ شہادت تمام رات
سجدے میں اتنا جھکتے تھے اصحاب باوفا | بڑھتی تھی جتنی پیاس کی شدت تمام رات
کہ کوثر سے جام بھر کے بہشتِ ثمر کیواسطے | پیاسوں کو ڈھونڈتی رہی جنت تمام رات
اکبرؑ کے رُخ میں کون سا تھا حسن جلوہ گر | شمع بھی دیکھتی رہی صورت تمام رات
قاسمؑ ہوں یا کہ اکبرؑ و عباسؑ ذی وقار | تھا سب کو انتظارِ شہادت تمام رات
دل کہہ رہا تھا ہوں گے نہ کل رات کو حسینؑ | زینبؑ نے دیکھی بھائی کی صورت تمام رات
عاشور کی وہ شب ہے کہ یادِ حسینؑ میں | ہے فضل سب پہ فرضِ عبادت تمام رات

نوحہ (۳۳)

اہلِ غم اکبرؑ کا لاشہ دیکھئے

اہلِ غم اکبرؑ کا لاشہ دیکھئے | اور برچھی میں کلیجہ دیکھئے
گود میں اصغرؑ کا آنا دیکھئے | زخم کھا کر مسکرانا دیکھئے
ضعف میں سجاد اٹھا کر بیڑیاں | کس طرح چلتے ہیں رستہ دیکھئے

Presented by Ziaraat.Com

اب نہ اصغرؑ ہیں نہ چلتا پینگ ہے
ڈھونڈتا ہے کس کو جھولا دیکھئے

شمر کا خنجر ہے اور حلقِ حسینؑ
ختم یوں ہوتا ہے سجدہ دیکھئے

یاد کر کے آج بھی شبیرؑ کو
ٹھوکریں کھاتا ہے دریا دیکھئے

برچھی کھا کر باپ کی آغوش میں
نوجوانی کا تڑپنا دیکھئے

رُخ پہ گیسو گود میں بھائی کی لاش
فوجوں میں زینبؑ کا پردہ دیکھئے

بے کسوں کے خیمے جل جانے کے بعد
لے چلی ہے فوج جھولا دیکھئے

حضرت عباسؑ اور مایوسیاں
مشک سے پانی ٹپکتا دیکھئے

ٹکڑے ٹکڑے لاشۂ شبیر ہے
مصحفِ حق پارہ پارہ دیکھئے

شاہؑ پر آنسو بہانے کے لئے
فضلؔ کا مقبول نوحہ دیکھئے۔

(۴۳) از میر ببر علی انیسؔ

بے کسی کا شاہؑ کی جب چارہ گیا

بے کسی کا شاہؑ کی جب چارہ گیا
مجرئی مہمان پیاسا رہ گیا

سب ہوئے سیراب تجھ سے اے فرات
قافلہ یثرب کا پیاسا رہ گیا

اس قدر تھا خشک حضرت کا گلا
خنجرِ قاتل بھی پیاسا رہ گیا

ڈگمگا کر جب گرے گھوڑے سے شاہؑ
کانپ کر عرشِ معلّٰے رہ گیا

جب ہوئی بے پردہ اولادِ رسولؐ
پھر جہاں میں کس کا پردہ رہ گیا

فیض تھا بے پردگی کا آلؑ کی
ہم گنہ گاروں کا پردہ رہ گیا

سوؤ گے کب تک بس اب اٹھو انیسؔ
دن بہت غفلت میں تھوڑا رہ گیا

Presented by Ziaraat.Com

(٣٥)

حضرت رئیسؔ امروہوی

دُنیا میں ہر وجود کے مشکل کشا علیؑ

دنیا میں ہر وجود کے مشکل کشا علیؑ
مشکل میں خود علی بھی یہ کہتے تھے یا علیؑ

عباس بن علی ہوں کہ خود مرتضےٰ علیؑ
مشکل کشائے وقت ہیں عباسؑ یا علیؑ

ان اہلِ حق کی اصل حقیقت نہ پوچھیے
عباسؑ حق پسند۔ حقیقت نما علیؑ

یہ پانچ نام عظمتِ توحید کا نشاں
زہراؑ حسنؑ حسینؑ رسولؐ خدا علیؑ

الحق کہ نورِ احمدؐ وحیدر ہے عینِ حق
حق ہیں حبیبِ حق تو حقیقت کشا علیؑ

ہے تیرا نام فاتح و مفتاح دو جہاں
یا دست گیر یا اسد اللہ یا علیؑ

کچھ شک نہیں کہ خاتم مرسل کے فیض سے
قرآن کی طرح ہیں پیامِ خدا علیؑ

عباسِ نامور۔ اسد بیشۂ فرات
نامِ خدا جہاں میں شیرِ خدا علیؑ

اس کے علوئے ذات میں ادنیٰ بھی شک نہیں
جو مردِ باخدا کہ جہاں میں ہے یا علیؑ

اللہ کا الف ہے جو احمدؐ کی ابتدا
قرآن میں ہیں نقطۂ زیرِ ب یا علیؑ

واللہ کیا جوان ہے واللہ کیا جہاد
لاسیف ذوالفقارِ علی۔ لافتیٰ علیؑ

گر پوچھیے رسالتِ کبریٰ کا مسئلہ
مرسل علیؑ ۔ رسالتِ حق کا صلہ علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

(۱۳۶۱)

حضرت رئیس امروہوی

سجدہ گاہِ دردمندانِ جہاں ہے کربلا

سجدہ گاہِ دردمندانِ جہاں ہے کربلا
عشق کو منزل گہِ تسلیم جاں ہے کربلا

غازۂ خونِ شہیداں سے جواں ہے کربلا
جاودانی ہے محبت جاوداں ہے کربلا

شمعِ غم بجھتی نہیں سوزِ دروں مٹتا نہیں
خون سے جو نقش بنتا ہے وہ یوں ہٹتا نہیں

عشق ہے صورت گرِ نقش و نگارِ مصطفےٰ
داغِ دل سرمایۂ فصلِ بہارِ کربلا

عالمِ شوق و تمنا روزگارِ کربلا
صبحِ وصل و شامِ غم لیل و نہارِ کربلا

ہے جوانِ پیر ہر لمحہ جواں اس کیلئے
عشق لایا ہے حیاتِ جاوداں اس کیلئے

دینِ عظمت کربلا ہے عظمتِ دیں کربلا
معرکے میں پاسبانِ شرع و آئیں کربلا

سرخیٔ رودادِ ابراہیمؑ خونیں کربلا
خوابِ اسمٰعیل کی تعبیرِ رنگیں کربلا

جادۂ حج ہے صراطِ مستقیم اسکے بغیر
قولِ مہمل وعدۂ ذبحِ عظیم اسکے بغیر

کربلا شیرازہ بندِ روحِ انسانی ہے تو
اس جہانِ مادّی میں نظمِ روحانی ہے تو

وہم کی شب میں یقیں کی صبح نورانی ہے تو
ناز جس پر ہے مشیت کو وہ قربانی ہے تو

تیری عظمت سے کہاں نوعِ بشر آگاہ ہے
جس پہ قرباں ہیں دو عالم تو وہ قربان گاہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

کربلا ارضِ تمنّا ہے تمنّا ہیں حسینؑ
کربلا طورِ حقیقت ہے تجلّی ہیں حسینؑ

کربلا دینِ وفا عظمت کی دُنیا ہیں حسینؑ
اے زیلن کربلا بتلا ہمیں کیا ہیں حسینؑ

یہ جو مذہب جادو دانی تیرے افسانے میں ہے
کیا یہ کوئی راز۔ قدرت کے نہاں خانوں میں کیا ہے

جگرپارے (۳۷)

(زیلنؔ امروہوی)

بہت مصائب تازہ یہ نوحہ خوانی کی۔

بہت مصائب تازہ یہ نوحہ خوانی کی
بیان مرتبہ شاہؑ مشرقین کے ساتھ

نہ پوچھیئے کہ محرم میں ہم پہ کیا گزری
خود اپنے حال پہ روئے غمِ حسینؑ کے ساتھ

طے کی ہے زندگی نے کتنی بڑی مسافت
بوجہل و بولہب سے شبّیرؑ و مصطفیٰؐ تک

تاریخ کا سفر ہے اک دائرے میں جاری
بغداد سے نجف تک کوفے سے کربلا تک

کہتا ہے مجھ کو ماہِ عزا میں عوام سے
مومن کا ربط کیا ہے یزیدی نظام سے

بے خوف ہو کے دبدبۂ فوجِ شام سے
بیعت کرو حسین علیہ السلام سے

آزمائش ہے عقب میں مبتلا درپیش ہے
اہلِ حق کو امتحاں گاہِ وفا درپیش ہے

ڈگمگا جائیں نہ اپنے پاؤں اے دستِ خدا!
ہر قدم اہلِ بلا کو کربلا درپیش ہے

Presented by Ziaraat.Com

وہ جن کا واسطہ ہے شبیرؑ اور علیؑ سے

اللہ کے علاوہ ڈرتے نہیں کسی سے

نکتہ یہ ہم نے سیکھا اے کربلا تجھی سے

عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے

(۳۶) از حضرت رئیس امروہوی

کربلا میزانِ ایثار و وفا تیرا حسینؑ

کربلا میزانِ ایثار و وفا تیرا حسینؑ ۔ کربلا معیارِ تسلیم و رضا تیرا حسینؑ

جس پہ حق کو ناز وہ مرد خدا تیرا حسینؑ کربلا تیرا حسینؑ اے کربلا تیرا حسینؑ

کشتگانِ شوق کا ملجا و ماوا کون ہے

فدیۂ رب خود اسکے علاوہ کون ہے

جو سعید و سید و سردار سرور وہ حسینؑ جو فروغ مجلسِ محراب وہ منبر وہ حسینؑ

دردمندی میں جو دلدار ولاور وہ حسینؑ وہ حسینؑ اے کربلا اے ارض محشر وہ حسینؑ

راز داں ہے کون اس کی عظمت مستور کا

جس کا اک ادنےٰ سا پہلو معرکہ عاشور کا

جو قتیلِ جور ہو کر جاوداں ہے وہ حسینؑ جو شہیدِ ظلم ہو کر کامراں ہے وہ حسینؑ

حاصلِ تاریخِ و مرد داستاں ہے وہ حسینؑ سینۂ قدرت کا جو راز نہاں ہے وہ حسینؑ

جس کا سر ذات معلوم اور نا معلوم ہے

وہ حسینؑ اس عہد کیا ہر عہد کا مقسوم ہے

اے شہید کربلا! جذبہ ہے لافانی ترا ؛ عظمتِ ارباب ایماں عزم ایمانی ترا

Presented by Ziaraat.Com

کر سکی کچھ بھی نہ اعدا کی ستم رانی ترا　　فاش ہوتا جا رہا ہے رمزِ قربانی ترا

ہے ابھی آغاز تیرے جاودانی کام کا
سیزدہ صدیاں ہیں اک لمحہ ترے ایام کا

زینبؑ (۳۸)

حضرت رئیس امروہوی

ابھی بھولی نہیں تاریخ وہ درد آفریں منظر

ابھی بھولی نہیں تاریخ وہ درد آفریں منظر　　سوادِ شام نرغۂ اشقیا ناموسِ پیغمبرؐ
غبارِ رہگزر جیسے کسی کی طبعِ آشفتہ　　ہوائے مضطرب جیسے کسی کا نالۂ مضطر
وہ آشفتہ بگولے رقص میں غولِ بیابانی　　وہ پژمردہ فضا میں شامِ گورستاں کا منظر
وہ تپتی دھوپ جیسے آفتابِ حشر کا عالم　　وہ راہِ سخت جیسے ہر قدم پر شورشِ محشر
بیاباں کے وہ گوشے ماتمِ بے چارگی بالکل　　درختوں کے وہ سائے عالمِ افسردگی یکسر
وہ صحرا اور اس میں قافلہ آلِ پیمبرؐ کا　　شکستہ دل تپیدہ جاں ستم دیدہ برہنہ سر
اسیرِ قافلہ عابدؑ - نقیبِ قافلہ زینبؑ　　امارت ساربان، حق پاسباں، جبرِ غدار رہبر
وہ زینبؑ بے کجاوہ اونٹ پر خطبے دیے جس نے　　وہ زینبؑ غیظ جس کے بے نیازِ مسجد و منبر

کہاں تک شرحِ حالِ غم کہ اس رُوداد ماتم کا
ہوا شبیرؑ سے آغاز اور اتمام زینبؑ پر

Presented by Ziaraat.Com

سلام (۳۹)

درِ شبیرؑ تک آؤ تو حق کا نام ملتا ہے

درِ شبیرؑ تک آؤ تو حق کا نام ملتا ہے
یہیں ایمان ملتا ہے یہیں اسلام ملتا ہے

رضائے حق کا جب اصغرؑ تمہیں پیغام ملتا ہے
لبوں کی مسکراہٹ میں خدا کا نام ملتا ہے

تمہیں تبلیغ کا زینبؑ عجب ہنگام ملتا ہے
جہاں خطبے سنانی ہو وہ مجمع عام ملتا ہے

حسینؑ ابن علیؑ کو چین خیمے میں نہیں ملتا
مگر مقتل کی جلتی خاک پر آرام ملتا ہے

حسینؑ ابن علیؑ جب دیکھتے ہیں دیکھنے والے
خلیل اللہ سے آگے تمہارا نام ملتا ہے

شفق میں ڈوبتا ہے اس طرح عاشور کا ضح
لہو کی دھاروں میں جیسے چراغِ شام ملتا ہے

فضیلت اے حسینؑ اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی
کلام اللہ کے دل میں تمہارا نام ملتا ہے

محافظ کعبے کے شبیرؑ اور بانی خلیل اللہ
وہاں آغاز ملتا ہے یہاں انجام ملتا ہے

عبادت کرنے والو سیدِ سجادؑ کو دیکھو!
انہیں تکلیف کی منزل پہ بھی آرام ملتا ہے

حق و باطل کا یہ فرق نمایاں دیکھ لے دنیا۔
کسی کو پیاس ملتی ہے کسی کو جام ملتا ہے

ورق تاریخِ ایمانی کے جب دنیا الٹتی ہے
وفا کی چھاؤں میں عباسؑ تیرا نام ملتا ہے

نوحہ (۴۰)

شبیرؑ نے دشتِ غربت میں گھر بار لٹا کر چھوڑ دیا۔

شبیرؑ نے دشتِ غربت میں گھر بار لٹا کر چھوڑ دیا
زہراؑ کے جگر کے پاروں سے جنگل کو بسا کر چھوڑ دیا

اک سینۂ اکبرؑ برچھی نے اور ایک گلوئے اصغرؑ پہ
کیا جانے کیا عاشور کی شب اک نقش بنا کر چھوڑ دیا

Presented by Ziaraat.Com

اک چاند نکل کر بدلی سے بادل میں چھپا سب نے دیکھا
معصوم کے چہرے سے شہ نے دامن جو ہٹا کر چھوڑ دیا

ناداں کے تصور میں ماں نے یوں فہسر کی راتیں کاٹی ہیں
لوری کبھی دی بستر تھپکا جھولے کو جھلا کر چھوڑ دیا

ہمشکل نبیؐ ہے رن میں اُدھر خیموں میں ادھر ہے حشر بپا
زینبؑ کا عالم ہے ہردم پردے کو اٹھا کر چھوڑ دیا

اکبر کی جوانی سونی رہی دل بیٹھ گیا آنسو نہ تھمے
منت کے چراغوں کو آخر لیلیٰ نے بجھا کر چھوڑ دیا

جو نامۂ صغرا مقتل میں اکبرؑ کو سنانے لائے تھے
شہ نے وہی نامہ خوں میں بھرے سینے سے لگا کر چھوڑ دیا

زندانِ ستم میں عابدؑ کو بے رحم نہ سونے دیتے تھے
اک دم کو کراہٹ جیسے رکی زنجیر ہلا کر چھوڑ دیا

اس قیدِ بلا میں اے واقف ناداں سکینہؑ جب چھوٹیں
عابدؑ نے پھوپھی کا منہ دیکھا سینے سے لگا کر چھوڑ دیا

سلام (۱۴)

آئینہ ہے صبرِ شہ تشنہ دہانی ہے تو ہو

آئینہ ہے صبرِ شہ تشنہ دہانی ہے تو ہو
سامنے موجوں کے موجوں کی روانی ہے تو ہو

فیض کے دریا رواں ہیں ٹھوکروں میں ہے فرات
آلِ محبوبِ خدا پر بند پانی ہے تو ہو

نازشِ یوسف ہیں عابدؑ شام کے بازار میں
بیڑیاں ہیں پاؤں میں اور سارباں ہے تو ہو

Presented by Ziaraat.Com

جز خدا کے جھک نہیں سکتا سرِ شہ اے یزیدؔ
حلق پر گر اور خنجر کی روانی ہے تو ہو

کہتے تھے شامی نہ رن سے جائے پا دیکھنا
نوجوان اکبرؑ پیمبرؐ کی نشانی ہے تو ہو

ظلم اب عاجز ہے حق کیسے چھپے کہتا تھا شمرؔ
فرقِ شہؑ کی نیزہ پہ قرآن خوانی ہے تو ہو

نوحہ (۴۲) از: جناب سالک لکھنوی

خاک پر تربت بنا کر اصغرِ بے شیر کی

خاک پر تربت بنا کر اصغرؑ بے شیر کی
شہؑ نے ارضِ کربلا پر کربلا تعمیر کی

کسطرح سجاد گزرے کربلا سے شام تک
آجتک کانوں میں آتی ہے صدا زنجیر کی

ہل گئی بنیادِ ظلم و جور کانپ اٹھا یزیدؔ
شام کے دربار میں زینبؑ وہ تقریر کی

زورِ ایمانی نے موڑا کفر سے حق کی طرف
کھینچ لائیں حرؑ کو آخر خوبیاں تقدیر کی

یہ شہیدِ کربلا کے استغاثے کا اثر
جنبشیں لاشوں میں ہیں سنکر صدا تکبیر کی

قلبِ اکبرؑ چاک کر کے امتِ احمدؐ نے آہ
کی نہ کچھ وقعت رسول اللہؐ کی تصویر کی

حرؑ کے لشکر کو کیا سیراب خود پیاسے رہے
آجتک مشہور ہے دریا دلی شبیرؑ کی

آج تک روتی ہے دنیا آجتک دامن ہے نم
تشنگیٔ شاہِ دیں نے کسقدر تاثیر کی

اشقیا کیوں اپنے منہ کو پھیر کر رونے لگے
کیا علی اصغرؑ نے نظروں سے کوئی تقریر کی

حلقِ اصغرؑ سے چلی آئی رسول اللہؐ تک
بات پہنچی ہے کہاں تک حرملہ کے تیر کی

جب گلے پر چل رہا تھا خنجرِ شمرِ لعیںؔ
فاطمہؑ کی گود منزل تھی سرِ شبیرؑ کی

لشکرِ اعدا میں سالکؔ حشر برپا کر دیا
ایک ہلکی سی ہنسی نے اصغرِ بے شیرؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

سلام (۴۳)

شعور و فکر کے جب بھی چراغ جلتے ہیں

شعور و فکر کے جب بھی چراغ جلتے ہیں
زمینِ غم پہ بہتر حسینؑ ملتے ہیں

ہے قرب کتنا خدا سے اور اس کے بندے سے
یہ راز کرب و بلا تجھ میں جا کے کھلتے ہیں

صغیر سن ہوں وہ چاہے قضا پہ ہنستے ہیں
خدائے صبر کی آغوش میں جو پلتے ہیں

ہے مرنا سب کو مگر اے قضا یہ کیا منظر!!
بقا کے پھول فنا کی لحد پہ کھلتے ہیں

خدائی جھک گئی سجدے میں جب حسینؑ گرے
عجب سماں ہے گلے دونوں وقت ملتے ہیں

نگاہ جس پہ بھی ڈالی مثال ہی نہ ملی
کسی کے ایسے بھی انصار کم ہی ملتے ہیں

کہاں ہے غیرتِ اسلام اے مسلمانو!
حرم نبیؐ کے جو یوں بے ردا نکلتے ہیں

ہے نوکِ نیزہ پہ سر لب پہ آیتیں جاری
قرآن و آلؑ یوں ہی ساتھ ساتھ چلتے ہیں

سلام (۴۴)

سرشار لکھنوی

دینِ حق مذہبِ باطل سے جدا ہو تو سہی

دینِ حق مذہبِ باطل سے جدا ہو تو سہی
رونما معرکۂ کرب و بلا ہو تو سہی

خونِ دل آنکھوں سے بہنے لگے پانی ہو کر
ذکرِ مظلومئ شاہِ شہدا ہو تو سہی

آئے گی ہر در و دیوار سے رونے کی صدا
مجلسِ سیدِ مظلوم بپا ہو تو سہی

نورِ حق نورِ نبیؐ۔ نورِ نبیؐ نورِ حسینؑ
سلسلہ ایسا کسی کا نہ ہوا۔ ہو تو سہی

حق کو جانو گے۔ محمدؐ کو بھی پہچانو گے
حضرتِ احمدِ مرسل کی ولا ہو تو سہی

بے خطر کود پڑا کرب و بلا میں شبیرؑ
اعتماد اتنا کسی کو بخدا ہو تو سہی

Presented by Ziaraat.Com

کشتیٔ دینِ محمد کو کنارا مل جائے بادباں زینبِ مضطرؑ کی ردا ہو تو سہی
خون برسے گا فلک سے یہ زمیں کانپے گی تن سے فرقِ شہہ مظلوم جدا ہو تو سہی
بابِ ایجاب کھلا ہے درِ رحمت وا ہے آلِ احمدؐ کے وسیلے سے دعا ہو تو سہی
قصرِ جنت بھی ہے کوثر بھی ہے تسنیم بھی ہے تم سے حق ماتمِ سرور کا ادا ہو تو سہی
روشنی دینے لگیں داغِ نشۂ دیں سرشار
خونِ دل، خونِ جگر صرفِ عزا ہو تو سہی

(۴۵) از۔ پروفیسر سردار نقوی

بانیِ سلسلۂ رسمِ عزا ہے زینبؑ

بانیِ سلسلۂ رسمِ عزا ہے زینبؑ قبلہ فرزندِ نبیؐ، قبلہ نما ہے زینبؑ
وارثِ عزمِ شہیدِ شہدا ہے زینبؑ آپ خود اپنی جگہ کرب و بلا ہے زینبؑ
کوفہ و شام کا دربار ہلا ہل کے رہا
کربلا کو لبِ اظہار ملا، مل کے رہا
دخترِ سید لولاک کی یہ نور العین بیٹی اسکی ہے لقب جس کا شہ بدر و حنین
وہ نواسی ہے کہ نانا ہیں رسولِ کونین وہ بہن جس کا ہے اک بھائی حسنؑ، ایک حسینؑ
بیتِ تطہیر جسے کہئے یہی وہ گھر ہے
کتنا معصوم یہ ماحول کا پس منظر ہے
ان کی نانی کی روش ہے، وہ سخاوت کا شعار جو لٹا دے رہِ اسلام میں زر کے انبار
ان کی دادی کا سلیقہ ہے وہ حسنِ ایثار اپنی اولاد کو کر دے جو پیمبرؐ پہ نثار
نور پروردہ فضاؤں میں پلی ہے زینبؑ
کل کی کل نور کے سانچے میں ڈھلی ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ان کے دادا پہ پیمبر کو بڑا ناز رہا۔ ان کے بابا سے چلا سلسلہ علم و وفا
ان کی مادر پہ زمانے نے بڑا ظلم کیا ان کے بھائی نے شہادت کو سعادت جانا

ان کے بیٹوں نے شرافت کی سند پائی
ان کے اکبر نے کلیجے پہ سناں کھائی

صبح عاشور عجب صبح قیامت آئی منتظر جس کا تھا قرآن وہ ساعت آئی
جب پئے جنگ وجدل فوجِ شقاوت آئی مرضیٔ حق کا کفن سج کے شہادت آئی

نصب پرچم سرِ ایوانِ مودت ہے عمل تنہا ہے
دوشِ عباسِ دلاور پہ علم کھلتا ہے

ارجعی کا وہ تقاضا، وہ شہادت کی لگن اپنے بھائی کے ارادے کو سمجھتی تھی بہن
پہنا انصار نے جب نورِ شہادت کا کفن آ گیا زد پہ خس تر ان کی الجھ طاب کا چمن

کس قدر گل سے مشابہ ہیں کلی کے تیور
آج بچوں کے بھی تیور ہیں علی کے تیور

آئے میدان میں یوں بنتِ علی کے دلبند ہو گیا دودھ کی تاثیر کا سر اور بلند
جنگ بچوں کی جو دیکھی تو ہوا دل خورسند جب ہوئے زینتِ آغوشِ شہادت دلبند

دل کو سمجھایا کہ زیبا نہیں ماتم مجھ کو
میرا اکبر جو سلامت ہے تو کیا غم مجھ کو

(۴۵)

مرگ عباس نے چھینا دل پر عزم کا جبر جاں گسل اور ہوا تلخیٔ حالات کا جبر
لاشِ اکبر پہ پھپھی روئی کہ برسا کوئی ابر پھر بنی دشتِ مصیبت میں جو بے شیر کی قبر

Presented by Ziaraat.Com

سوئے عابدؑ جو کبھی ظلم کی تلوار بڑھی — سامنے زینبؑ دلگیر نے گردن رکھ دی
کوئی دُرّہ جو سکینہؑ کو لگاتے تھے شقی — یہ پھوپھی اپنی بھتیجی کی سپر بنتی تھی
دُرّہ کھاتی جو سکینہؑ کے بجائے زینبؑ
رو کے شبیرؑ کا سر کہتا کہ ہائے زینبؑ

تھا یہی شام و سحر سلسلۂ جور و جفا — ٹل نہ سکتا تھا مگر کاتبِ قسمت کا لکھا
قید خانے میں سکینہؑ کو ملا حکمِ قضا — بن گئی تربتِ معصوم تو نوحہ یہ کیا
قید میں تھا کوئی تکیہ نہ بچھونا بیٹی
باپ کے سینے پہ اب چین سے سونا بیٹی

رنگ یوں لایا شہیدوں کے لہو کا پیغام — جبرِ حالات سے مجبور ہوا حاکمِ شام
مل گیا قیدِ مصیبت سے رہائی کا پیام — اب جو واپس ہوا لوٹا ہوا اسبابِ امام
پیرہن بھائی کا آیا ہے تو ماں یاد آئی
عہدِ ماضی کی وہ فریاد و فغاں یاد آئی

قید سے اہلِ حرم نے جو رہائی پائی — اٹھ گئی رونے رلانے پہ جو پابندی تھی
فرقتِ سبطِ پیمبرؐ سے جو دل تھا زخمی — شام میں مجلسِ شبیرؑ بپا کر کے رہی
شام میں جب حرمِ سبطِ نبیؐ روتے تھے
بام و در کوچہ و بازار سبھی روتے تھے

کربلا کہتی تھی اے بنتِ علیؑ کیا کہنا — جنگ فرزندِ نبیؐ تم نے لڑی کیا کہنا
واہ یہ جرأت و ثابت قدمی، کیا کہنا — تم سے ہارا ہے یزیدِ اموی کیا کہنا
ظلم کو ظلم کہا، اور سرِ دربار کہا

Presented by Ziaraat.Com

۷۵

تم نے اسلام کے غدّار کو غدار کہا

بھائی کی شان کے شایاں ہے بہن کا منصب	دین کے واسطے دونوں نے سہے رنج و تعب
جس طرح ہوتا ہے دو لفظوں کا یکساں مطلب	ایک ہی بات ہے شبیرؑ کہو یا زینبؑ

بھائی کی ہے جو کہانی وہ بہن کا قصہ
حلق کا تیغ کا، بازو کا رسن کا قصہ

(۴۶)

(۱) ساماں کہیں نظر نہیں آتا ہے چین کا۔

ساماں کہیں نظر نہیں آتا ہے چین کا (۱) پامال ہو چکا ہے چمن سب حسینؑ کا
تابہ عجم جگر یہ ہر اک نورِ عین کا	نوحہ یہ جاں گزا ہے تشنہ مشرقین کا

اب جاں نثار ہے نہ کوئی دل کا چین ہے
نرغے میں دشمنوں کے اکیلا حسینؑ ہے

فرمایا شہؑ نے تن کے بصد شانِ اتقا (۲) ہو رو برو ہمارے ابن سعد بے حیا
آیا عمر تو شاہؑ نے للکار کر کہا	کیوں ابن سعد تو نے سنا یا نہیں سنا

مولا ہے کون بعد رسولؐ قدیر کے
ہے کس کا نام خطبے میں یوم غدیر کے

حکم خدا سے کس کو یہ عز و شرف ملا (۳) اقرار سے ابتدا ہوئی تبلیغ یہ انتہا
مولا سے مومنین ہوا کون یہ بتا	بخ بخ کی کس کے حق میں ہر اک سو سے تھی صدا

تکمیل دین کب ہوئی اور کس کی ذات سے
واقف تھا کون علم خدا کے نکات سے

Presented by Ziaraat.Com

قرآن میں تو نے سورۂ شوریٰ بھی پڑھی (۴) آیت ہے جس میں اجر رسالت کی منجلی
اس حُبِ اہل بیت کی کچھ تو نے قدر کی جنمیں حسنؑ حسینؑ ہیں زہراؑ ہیں اور علیؑ

جو ان کا دوست دار نہیں وہ لعین ہے
ایمان اس کا ہے نہ کوئی اس کا دین ہے

کچھ یاد بھی ہے سورۂ تحریم فتنہ گر (۵) گر حفظ ہو تو پڑھ کے سنا سورۂ بقر
گو سورۂ مجادلہ دیکھی نہ عمر بھر طٰہٰ نساء مائدہ احزاب پڑھ کے ڈر

تو بیسف ہل اتیٰ میں بتا تو ہی کس کی ہے
تخصیص لافتیٰ میں بتا تو ہی کس کی ہے

تو ہی بتا جہاں میں امیر عرب ہے کون (۶) عالم میں اہل بیتؑ سے عالی نسب ہے کون
اشرف تھا کوئی ہم سے کبھی اور اب ہے کون بنیاد کن فکاں کا حقیقی سبب ہے کون

کی صدقہ دیکے بات بتا کس نے کان میں
تو ہی بتا مباہلہ تھا کس کی شان میں

مولا فرماتے ہیں

قرآن کے ساتھ کس کے تمسک سے ہے نجات (۷) ٹلتی ہے کس کے نام سے نبی النور مشکلات
قائم ہے کس کے فیضِ قدم سے یہ کائنات روشن ہیں کس کے رخ کی تجلی سے شش جہات

دو ثقل ہیں وہ کون جو چھوڑے رسولؐ نے
دو ثقل ہیں وہ کون جو چھوڑے بتولؑ نے

آدم کا ابتداء میں کیا کس نے انتخاب اجماع پر فرشتوں کے حق کا تھا کیا جواب
ہارون کو کس نے نائبِ موسیٰ دیا خطاب خواہش جو کی خلیل نے سب اٹھ گیا حجاب

Presented by Ziaraat.Com

اسحاق تھے امام زماں کس کے حکم سے
یعقوب پھر ہوئے تو وہ ہاں کس کے حکم سے

(۹) ہر گز امامت اور خلافت جُدا نہیں
ہر گز عبادت اور سیاست جُدا نہیں
ہر گز حکومت اور ولایت جدا نہیں
ہر گز کلام پاک سے عترت جُدا نہیں
کرتے ہیں ہم جہاد قیام و قعود میں
ہوتے ہیں ہم شہید رکوع و سجود میں

(۱۰) کس کس لڑائی میں نہ گری برق ذوالفقار
بدر و حنین و خندق و خیبر ہیں یادگار
سیر العلم کی جنگ اُحد کی وہ کارزار
قائم ہوئی ہمیں سے یہ تفریق نور و نار
ایمان کل علیؑ نہ مٹاتے جو کفر کل
اسلام کا چراغ وہیں ہو چکا تھا گل

(۱۱) دُنیا کی تھی طلب تو شریعت بدل گئی
چھانٹے نئے اصول سیاست بدل گئی
اسلام کی وہ شکل وہ صورت بدل گئی
حد ہو گئی رسولؐ کی امت بدل گئی
کچھ ہے تمیز اب نہ حلال و حرام میں
ہوتے ہیں قتل آل نبیؐ ملک شام میں

(۱۲) دکھلا کے پھر حضور نے طفل صغیر کو
خطبہ سنایا پڑھ کے صغیر و کبیر کو
فرمایا توڑ پھینکو کمانوں کو تیر کو
سمجھو نہ تم خالق رب قدیر کو
اکھڑی ہے سانس نزع میں نورِ نظر ہے یہ
لیتا ہے ہچکیاں کہ چراغِ سحر ہے یہ

(۱۳) رُخ سے ہٹایا شہ نے جونہی دامن عبا
اصغر نے کی نگاہ سوئے فوج اشقیا

Presented by Ziaraat.Com

سوکھی زباں دکھائی ہمک کر تڑپ گیا ‌ ‌ آنکھیں بھر آئیں گویا اشاروں سے یہ کہا
شدتِ تشنگی کے بہت دل ملول ہوں
اے ناریو میں گلشنِ زہرا کا پھول ہوں

سوکھا گلا یہ نذر رہے آجائے گر پسند (۱۴) حاضر ہے شیر خوار نہیں حاجت کمند
کردو جدا جدا ابھی خنجر سے بند بند ‌ ‌ فریاد کو بھی لب نہ ہلیں گے دبینگے بند
نیزے پہ سر چڑھائیو اس بے مزار کا
بابا کے بدلے نذر رہے سر شیر خوار کا

حالانکہ سخت قلب تھے پتھر کے تھے جگر (۱۵) روتے تھے پھیر پھیر کے منہ سب وہ اہل شر
گھبرایا شمر فوج نہ پھر جائے سر بسر ‌ ‌ تیوری چڑھا کے غیظ میں بین کلاہ بدگہر
پایا جو حرملا نے اشارہ لعین کا
تاکا گلا شریر نے اُس نازنین کا

آیا جو تیر سن سے کلیجہ نکل گیا (۱۶) اصغر کا حلق توڑ کے پیکاں نکل گیا
سجدہ میں جا کے ہاتھوں پہ شہ کے سنبھل گیا ‌ ‌ اُگلا لہو تو خون کا دریا ابل گیا
گرنے دیا لہو نہ شہ دیں نے خاک پر
چلو میں لے کے مل لیا سب ریش پاک پر

اک آہ کر کے سوئے فلک شہ نے کی نگاہ (۱۷) فرمایا ہاتھ اٹھا کے کہ یارب تو ہے گواہ
معصوم تھا پیاسا تھا اور تھا یہ بیگناہ ‌ ‌ کیا تھا یہی اجرِ رسالت مرے اللہ
جاری ہے آج فیض یہ فوجِ شریر سے
تر حلق حرملہ نے کیا آب تیر سے

Presented by Ziaraat.Com

کیا ایسے ہی رسولؐ کے ہوتے ہیں جانشین (۱۸) کیا ایسی اور کوئی بھی اُمّت ہوئی کہیں
بند دل کے انتخاب کی سب خوبیاں کُھلیں چھُریاں دِرِ تیز مجلس شوریٰ کی یوں چلیں
حاکم معاویہ کو کیا ملک شام کا
پہلا یہ سب سے پہلی خلافت کا کام تھا

مولا فرماتے ہیں

اس پر پڑی گلوئے شہ لافتیٰ میں آہ (۱۹) لائی گئی تھی آگ درِ مصطفٰے پہ آہ
در کا گرایا جانا وہ زہراؑ پہ بے گناہ محسن کو بطن میں بھی نہ ممکن ہوئی پناہ
ایمانِ کل کو سجدہ میں جاکر کیا شہید
بھائی حسنؑ کو زہر کھلا کر کیا شہید

جس دم چلا جنازہ سوئے روضۂ رسولؐ (۲۰) تھی فاطمہؑ کی روح بھی ہو آہ دل ملول
میّت پہ تیر آئے تو رونے لگیں بتولؑ روضہ میں دفن ہوں نہ کسی نے کیا قبول
سونے دیا نبیؐ کو نہ مرقد میں چین سے
ہلتا تھا عرش فاطمہؑ زہرا کے بین سے

یارب یہ ایک فدیہ آخر ہے اور حقیر (۲۱) ہو قابل قبول تو ہے نذر یہ صغیر
ترمردہ ہے کہ فاقوں سے تھا خشک ماں کا شیر ہفتم سے بند آب و غذا ہے تو ہے بصیر
طے کر کے راہ تیر ستم تیری راہ میں
آتا ہے کربلا سے تیری بارگاہ میں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

کربلا سے شام تک لائے ہیں ظالم ننگے سر

(۱۰) ماں پھوپی بہنوں نے چہرہ کو چھپایا بال سے
میں کروں تدبیر کیا دیکھیں نہ مجھکو اہلِ حشر

(۱۱) ہے گلے پر ہاتھ رکھنے کا سبب یہ اے یزیدؔ
اس طرح سے شمر نے باندھا رسن سے کھینچ کر

(۱۲) گھٹ رہا ہے دم میرا آتی نہیں ہے سانس اب
حال کیونکر کہوں تجھ سے ذرا انصاف کر

(۱۳) شمر نے وہ وہ ستم مجھ پر کئے ہیں اے یزیدؔ
تازیانے اتنے مارے مجھکو اک اک بات پر

(۱۴) مر چکے تھے چاہنے والے فقط یہ بات تھی
کان زخمی کر دیئے ظالم نے یوں چھینے گہر

(۱۵) یہ سخن سن کر سکینہؑ سے یہ بولا بے حیا
بارہا میں نے سنا ہے یہ خبر اک معتبر

(۱۶) سب سے زائد تم سے الفت تھی شہ دلگیر کو
جب میں جانوں ہے محبت گو دمیں خود آئے سر

(۱۷) زیرِ کرسی طشت میں رکھا ہے دیکھو سامنے
پاس اپنے تم بلا لو دیکھوں الفت کا اثر

(۱۸) سن کے یہ باتیں سکینہ نے کہا افسوس ہے
کیوں دکھاتا ہے دکھے دل کو نہیں خالق کا ڈر

Presented by Ziaraat.Com

(۱۹) امتحاں منظور ہے گر تجھ کو اچھا دیکھ لے
گود میں میری ابھی آتا ہے شاہ دیں کا سر

(۲۰) کہہ کے ظالم سے یہ دیکھا سر کی جانب غور سے
اور رو رو کر کہا بابا تمہیں کچھ ہے خبر

(۲۱) بات رکھ لو اے پدر تم اس بھرے دربار میں
گود میں آجاؤ میری ہے تمہیں الفت اگر

(۲۲) سنتے ہی بیٹی کی باتیں سر شہِ دلگیر کا
طشت میں اونچا ہوا یوں پڑ گئیں سب کی نظر

(۲۳) جب پھٹے کرتے کے دامن میں سرِ اقدس گرا
منہ پہ منہ رکھ کر سکینہؑ نے کہا ہے ہے پدر

(۲۴) بے خبر بابا تمہیں بیٹی پہ کیسی بن گئی
چھوٹ کر تم سے طمانچے کھائے ہیں رخسار پر

(۲۵) تازیانے کھاتے کھاتے پشت زخمی ہو گئی
تم بتاؤ دشمنوں کے ہاتھ سے جاؤں کدھر

(۲۶) بین یہ سنکر سکینہؑ کے رضی محشر ہوا
دشمنان دیں کی روئے اپنے منہ کو پھیر کر

Presented by Ziaraat.Com

شاعرِ انقلاب سردار نقوی

انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے
حسینؑ کی پکار بھی رسولؐ کی پکار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

حسینؑ کے لئے جیو حسینؑ کے لئے مرو
سنو حسینیو سنو، یہ وقت کی پکار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

حسینؑ سے یزیدؔ کا مقابلہ نہ کیجیئے
یہ چھاؤں ہے وہ دھوپ ہے یہ نور ہے وہ نار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

یزیدؔ پر کھلا مگر یہ راز بعدِ کربلا
شہادتِ حسینؑ میں یزیدیت کی ہار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

خدا نے بعد امتحاں حسینؑ سے یہ کہہ دیا
ہماری کائنات پر تمہارا اختیار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

شہادتِ حسینؑ کا یہ فیض ہے، خدا قسم
اذان کا وجود ہے، نماز برقرار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ دینِ مصطفٰیؐ کے باغ کی بہار ہے
اسی کے خون سے چمنِ نبیؐ کا لالہ زار ہے
شجاعت و سخاوتِ نبیؐ کا ورثہ دار ہے
مقابلہ میں ظلم کے علیؑ کی ذوالفقار ہے
نثار اُس پہ ہیں نبیؐ ۔ نبیؐ پہ یہ نثار ہے
انا مِن الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

اٹھی جو ظلم کی گھٹا ، حسینؑ اُٹھ کھڑے ہوئے
بڑھا جو شمر کا حوصلہ حسینؑ اُٹھ کھڑے ہوئے
بنامِ دینِ مصطفٰیؐ حسینؑ اٹھ کھڑے ہوئے
پکارتی تھی کربلا حسینؑ اٹھ کھڑے ہوئے
صدائے کربلا نہیں یہ دین کی پکار ہے
انا مِن الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

یہی تھی دین کی صدا نبیؐ کے لال کی المدد
عجیب وقت آگیا نبیؐ کے لال المدد
پئے وقارِ مصطفٰےؐ نبیؐ کے لال المدد
بنامِ شاہِ لافتیٰ نبیؐ کے لال المدد
تمہاری ذات وارثِ کتاب و ذوالفقار ہے
انا مِن الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

خدا کی راہ میں تمام دوست کام آئے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

جواں پسر کی لاش خود حسینؑ رن سے لائے ہیں
خود اپنے شیر خوار کے لہو میں بھی نہائے ہیں
مگر جو حکم ربّ پہ یا حسینؑ سر جھکائے ہیں
نگاہِ صبر میں فقط رضائے کردگار ہے
انا مِن الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

عرب کی دھوپ اور وہ شدید پیاس کا الم
وہ ناصروں کی میتیں ہوئے جو کشتۂ ستم
ضعیف باپ کا وہ دل وہ نوجواں پسر کا غم
وہ خیمۂ رباب کی طرف تھکے تھکے قدم
چھپی ہے جو تہہ عبا وہ لاش شیر خوار ہے
انا من الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے

نوحہ

از سردار نقوی

کربلا دین کی حقیقت ہے

کربلا دین کی حقیقت ہے
علم ہے۔ صبر ہے۔ شجاعت ہے
غم تقاضائے فطرتِ آدم
اور اسلام دینِ فطرت ہے
قتلِ اکبرؑ۔ شہادتِ اصغرؑ
اک اذاں ہے تو اک اقامت ہے
اب پڑھیں گے نمازِ عشقِ حسینؑ
جس کے سجدے کی حد شہادت ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہہ رہی ہے یہ پیاس دریا سے
پیاس ذوقِ وفا کی قیمت ہے

جو بناتے ہیں تیغ سے شبیرؑ
وہ کسی نے زباں کی تربت ہے

قلبِ اکبرؑ سے خود سناں کھینچی
ابنِ حیدرؑ یہ تیری ہمت ہے

غمزدہ عورتیں ہیں بچے ہیں
جن کے دل میں بُکا کی حسرت ہے

ایک بچی کی سُرخی رخسار
سُرخیٔ قصۂ شہادت ہے

کربلا صبر کا صحیفہ ہے
ہاں مگر درد سے عبارت ہے

بیڑیوں سے آ رہی ہے صدا
صبر پیمانۂ شجاعت ہے

دوستو مجلسِ عزائے حسینؑ
دین کی مستقل اشاعت ہے

سُن رہا ہے حسینؑ کی آواز
جس کی جتنی حدِ سماعت ہے

●

از:۔ مجاہد لکھنوی

کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈھ رہی ہے

کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈھ رہی ہے
کھولا تھا مشیت نے جو در ڈھونڈھ رہی ہے

جبرئیلؑ بتا دے تو ذرا آیۂ تطہیر
آنے کے لئے کون سا در ڈھونڈھ رہی ہے

کیا ہو گیا دنیا کو کہ ایمان کی منزل
چھوڑی تھی کہاں اور کدھر ڈھونڈھ رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

لڑتے ہیں لعینوں سے دمِ عصر شہؑ دیں
یا تیغِ علی پھر کوئی پر ڈھونڈ رہی ہے

آنسو مرے دیکھے جو فرشتوں تو بولے
خود رحمتِ حق ایسے گہر ڈھونڈ رہی ہے

قاصد نے کہا فاطمہؑ صغرا کے پتہ پر
تصویرِ پیغمبرؐ کو نظر ڈھونڈ رہی ہے

یثرب کے مسافر تو گئے ملکِ عدم کو
راہوں میں ابھی گردِ سفر ڈھونڈ رہی ہے

اُن چاند سے چہروں کو جو گزرے تھے اِدھر سے
کوفہ کی ہر اک راہ گزر سے ڈھونڈ رہی ہے

اس شامِ غریباں کے اندھیرے میں ہر اک سو
اک کوکھ علی قبرِ پسر ڈھونڈ رہی ہے

اک شاعرِ گمنام مجاہد کو سرِ بزم
کیوں اہلِ بصیرت کی نظر ڈھونڈ رہی ہے

خاک پر لاشیں پڑی ہیں کربلا خاموش ہے

خاک پر لاشیں پڑی ہیں کہ کربلا خاموش ہے
ایک سکتہ ہے بیاباں کی فضا خاموش ہے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں شہیدوں کے بھی لاشے شہؑ کے قریب
قافلہ سالار چپ ہے۔ قافلہ خاموش ہے

خاک پر دستِ بریدہ ہیں علمبردار کے
بولتا تھا جو وہ قرآنِ وفا خاموش ہے

صبح کی اہلِ حرم کو یاد آتی ہے اذاں
وقتِ مغرب ہے شبیہِ مصطفیٰؐ خاموش ہے

وہ ہمکتا، مسکراتا اور لپٹنا باپ سے
اصغرِ معصوم کی ہر اک ادا خاموش ہے

کچھ دھواں باقی بھی ہے اور ڈھیر ہیں کچھ راکھ کے
شہؑ کے خیمے جل چکے ساری فضا خاموش ہے

بیڑیاں پیروں میں عابدؑ کے ہیں اور گردن میں طوق
روتی ہے زنجیر لیکن نقشِ پا خاموش ہے

ہنس رہے ہیں اشقیاء دربار خاص و عام میں
اور رسن بستہ ہے زینبؑ بے ردا خاموش ہے

کس قدر پر شور باقرؔ تھی سحر عاشور کی
آگئی شامِ غریباں، کربلا خاموش ہے

•

از۔ خوشرخ مرزا

غمِ حسینؑ میں جتنا بھی رو ئیے کم ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

غمِ حسینؑ میں جتنا بھی روئیے کم ہے
نبیؐ کے لال کا دونوں جہاں میں ماتم ہے

ہمارا خونِ جگر دیکھیئے سرِ مژگاں
جو تھم گیا تو گہر بہہ چلا تو زم زم ہے

رہِ رضا میں لہو کے کنول جلا کے چلو
رہِ وفا میں چراغوں کی روشنی کم ہے

غمِ حسینؑ غمِ زندگی، غمِ دوراں
غمِ حسینؑ دوائے غمِ دو عالم ہے

نبیؐ کی آل کھلے سر ہجومِ کوفہ و شام
جبینِ شرم و حیا خم ہے آنکھ پُر نم ہے

سکینہؑ بی بی کو زنداں میں اب قرار نہیں
نہ نیند ہے نہ سکوں ہے عجیب عالم ہے

میرے حسینؑ شہِ مشرقین میرے حسینؑ
سلام پہنچا جواب سلام ماتم ہے

●

از: سید شبیہہ احمد انیس پہرسری

نوحہ

ھائے اصغرؑ تجھے کہاں پاؤں۔

ہائے اصغرؑ تجھے کہاں پاؤں
کون سے بن میں ڈھونڈنے جاؤں

پوچھتی ہے مچل مچل کے بہن
ہائے کیا کہہ کے اُس کو بہلاؤں

گود پھیلائے کب سے روتی ہے
میں سکینہؑ کو کیسے سمجھاؤں

ہو گئے سارے راہِ حق میں نثار

Presented by Ziaraat.Com

تم کو لینے میں کس کو بھجواؤں

اب نہ سرورؐ نہ قاسمؑ و اکبرؑ
کس سے بتلاؤ تم کو بلواؤں

بچھڑے ہو پہلی بار مادر سے
کیسے اس غم سے اماں پاؤں

کوکھ بھی اجڑی مانگ بھی اجڑی
ایسے جینے سے تو میں مر جاؤں

چین آتا نہیں ہے تیرے بغیر
کس طرح اپنے دل کو سمجھاؤں

خوں سے تر ہوگا سارا پیراہن
آؤ کرتا نیا میں پہناؤں

اُلجھے ہوں گے غبارِ دشت سے بال
آؤ اے لال اُن کو سلجھاؤں

لگ رہا ہوگا ڈر اکیلے میں
کچھ پتہ دو تو پاس آ جاؤں

چین آتا نہیں ہے فرقت میں
تم کو کوکھ کیسے کہاں سے لے آؤں

کچھ پتہ ہی نہیں ہے تربت کا
کس طرف رن میں ڈھونڈنے آؤں

Presented by Ziaraat.Com

کوئی آتا نہیں انیسؔ نظر
کس کو بہرِ مدد میں بلواؤں

نوحہ

انیسؔ بہرسری

لڑنے کے لیئے رن میں جو فرزند لا ہارے

لڑنے کے لیئے رن میں جو فرزند لا ہا رے
(۱) کرتی رہی زینب درِ خیمہ سے نظارے

ماتم کرو مارے گئے زینب کے پیارے
(۲) مقتل کو یہ جاتے ہوئے شبیرؑ پکارے

فرماتے تھے شبیرؑ ذرا دیکھو تو عباسؑ
(۳) کس جا یہ گرے عرش سے دو ٹوٹ کے تارے

بیتاب ہے دل کوئی بتا دے یہ خدا را
(۴) کس ظلم کی بدلی میں چھپے چاند ہمارے

میداں میں نہیں عون و محمد کے یہ لاشے
(۵) ہیں خاک پہ بکھرے ہوئے قرآن کے پارے

یہ عون و محمد کا ہی صدقہ ہے کہ دیں پر
(۶) بچوں میں بھی قربانی کے جذبات ابھارے

یہ نصرتِ اسلام میں جذبہ یہ تیرا زینبؑ
(۷) دو بیٹے تھے وہ بھی شہِ ابرار پہ وارے

Presented by Ziaraat.Com

کیا تھہر کیا ظالماں مارا انھیں تم نے
جو باپ کے اور ماں کے تھے پیری کے سہارے (۸)

بیٹوں کو گلے اپنے لگا لیجئے زینبؑ
وہ جنگ لڑے جیسے تھے ارماں تمہارے (۹)

بچوں نے کہا جوڑ کے ہاتھوں کو یساں سے
ہم تو نہ گئے دیکھئے دریا کے کنارے (۱۰)

زینبؑ سے کہا بانو نے ہے نزع کا ہنگام
اب دودھ انھیں بخش دیں کرتے ہیں اشارے (۱۱)

دیکھا ہے نہ دیکھے گا فلک ایسی بہن کو
جو اپنے پسر بھائی پہ صدقے ہی اتارے (۱۲)

سنتے ہیں انیس آپ کا ہے حالِ پریشاں
اک نظرِ کرم اُس پہ بھی زینب کے دلارے (۱۳)

نوحہ

در حال شہزادہ علی اکبرؑ

شاہِ کربلا بساتے ہیں — دشت کو گلستاں بناتے ہیں
رہِ حق میں لٹا کے گھر اپنا — دینِ احمدؐ کو شاہؑ بچاتے ہیں
شاہؑ کھا کھا کے زخمِ تیغ و سناں — امتِ جد کو بخشواتے ہیں
اپنے سینے سے لاش اکبرؑ کی — دم بدم شاہ دیں لگاتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

نبضِ عالم ٹھہر نہ جائے کہیں
لاشِ اکبرؑ کی شہ اٹھاتے ہیں

لاشِ اکبرؑ کی شاہ لاتے ہیں
ٹھوکریں ہر قدم پہ کھاتے ہیں

منہ سے بولو ذرا علی اکبرؑ
اپنی ماں کو نہیں رلاتے ہیں

میرے کڑیل جواں علی اکبرؑ
ماں کا دل یوں نہیں دکھاتے ہیں

اس طرح سے بھلا زمانے میں
کیا کہیں ماں سے روٹھ جاتے ہیں

ماں سے زخمِ جگر کو اے بیٹا
اس طرح سے نہیں چھپاتے ہیں

ہاتھ سینے سے کیوں نہیں آخر
میرے اکبر نہیں اٹھاتے ہیں

اپنے روضہ پہ شاہِ دیں حافظ
دیکھئے کب تجھے بلاتے ہیں

سلام

اسلام کا دعویٰ آسان ہے ایمان کا لانا مشکل ہے

اسلام کا دعویٰ آساں ہے ایمان کا لانا مشکل ہے
الفت کا جتانا آساں ہے الفت کا نبھانا مشکل ہے

رتبے کو گھٹایا آل کے جب قدرت کی مشیت بول اٹھی
قرآں کا جلانا آساں ہے تفسیر مٹانا مشکل ہے

سرکارِ حسینیؑ کو لوٹیں کہلائیں مسلماں ناممکن
کعبہ کا گرانا آساں ہے قبلے کا بنانا مشکل ہے

ہاتھوں پہ پدر کے قتل ہوا چھ ماہ کا بچہ وائے ستم
تلوار چلانا آساں ہے یوں تیر کا کھانا مشکل ہے

آغوش میں جس کے لاشہ ہو اور ہاتھوں میں غم سے رعشہ ہو

میت کا اٹھانا آسان ہے شربت کا پلانا مشکل ہے

یہ ظلم نہ بھولے گی دنیا الزام رہے گا محشر تک

خیمے کا جلانا آسان ہے دامن کا بچانا مشکل ہے

تفسیرِ مجسّم کے سر کو نیزے پہ چڑھایا وائے غضب

قرآں کو لینا آسان ہے تاویل کا پانا مشکل ہے

چرچا یہ رہے گا حشر تلک شبیرؑ تیرے افسانے کا

ہر درد کا درماں آساں ہے اس غم کا مٹانا مشکل ہے

ھَل مِن کی صدا ابتک حافظ آتی ہے ہمارے کانوں میں

لبیک تو کہنا آساں سر اپنا کٹانا مشکل ہے

تشکیل پاکستان میں شیعیانِ علیؑ کا حصّہ ۔ مکمل چار حصہ

قیمت ۱۲۰ روپیہ (۵) سوانح حضرت عمار یاسرؓ ۔

قیمت ۶ روپیہ : بیاض تسکین زہرا حصہ اول، دوم، سوم چہارم

قیمت ۱۲ روپیہ : (۶) بیت علیؑ ۷ وارثِ فدک ۸ تاریخ آل محمدؐ

کتابیں ملنے کا پتہ

محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر ۴ کراچی ۔

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

مسلمانو تمہاری مہربانی

مسلمانوں تمہاری مہربانی
نبیؐ کی آلؑ پر ہے بند پانی

ہے پیاسوں کی رہا پر مہمانی
جہاں ممکن نہ تھا دو بوند پانی

ہوئی کچھ اسطرح مہمان نوازی
جہاں میں بن گئی غم کی کہانی

تڑپ کے مر گئے اطفال شہ کے
مگر پایا نہیں بچوں نے پانی

ادھر دریا میں وہ موجوں کا اٹھنا
ادھر بچوں کی وہ تشنہ دہانی

کہا منہ چوم کر میت کا شہ نے
میرے اصغرؑ نہ پایا تو نے پانی

کہا ماں نے نہ دیکھا تم نے واری
مرے اکبرؑ بہار نوجوانی

بقائے دین کی خاطر جان دیکر
ملی شاہ کو حیات جاودانی

تڑپ جاتی تھیں موجیں علقمہ کی
تری فریاد پر احمدؐ کے جانی

لحد تر شاہ نے کی آنسوؤں سے
ہوا ممکن نہ جب دو بوند پانی

مصیبت پر شہ دنیا و دیں کی
زمانے میں ہے اشکوں کی روانی

رہے گی حشر تک ہر اک زباں پر
شہ مظلوم کے غم کی کہانی

ہزار افسوس گھر لٹنے پہ شہ کے
مسلمانوں میں تھی کیا شادمانی

یہ آنکھیں جب تلک باقی ہیں حافظ
غم شہ میں رہیگی خوں فشانی

Presented by Ziaraat.Com

سلام

از۔ پروفیسر سردار نقوی

کربلا والے مظالم سہہ گئے ۔

کربلا والے مظالم سہہ گئے
ہاں مگر ظالم کو ظالم کہہ گئے

آج بھی زندہ ہے پیغامِ حسینؑ
وقت کے دھارے ہیں ظالم بہہ گئے

جب لگی اکبرؑ کے سینہ پر سناں
سبطِ احمد دل پکڑ کے رہ گئے

بے زبانی کچھ نہ آڑے آ سکی
وہ جو کہنا تھا وہ اصغر کہہ گئے

میت بے شیر اے حسینؑ
آ کے بس خیمے کے در تک رہ گئے

کیا ہو ہو گا دلِ زینبؑ کا حال
عصرِ عاشورہ جو رن کو شاہ گئے

کتنے آنسو تھے جو زینبؑ پی گئیں
کتنے آنسو تھے جو پھر بھی بہہ گئے

خون میں تر رن سے جب آیا علم
کتنے بچے دل پکڑ کے رہ گئے

بازوئے زینب پہ یوں باندھی رسن
یہ نشاں بازو پہ جم کے رہ گئے

کشتگانِ تشنہ لب کی یاد میں
آنسوؤں سے کتنے دریا بہہ گئے

برائے انجمن ناصر العزا
نتیجۂ فکر: مبحز جونپوری

سلام

جامِ کوثر ہاتھ میں لب پر علی کا نام ہے

جامِ کوثر ہاتھ میں لب پر علیؑ کا نام ہے
عمرِ دو روزہ ترا کتنا حسین انجام ہے

Presented by Ziaraat.Com

کربلا ہے ۔ علقمہ ہے ۔ عصر کا ہنگام ہے
خنجرِ شمرِ لعیں ہے شاہ تشنہ کام ہے

کلمہ گویوں نے اسی کے حلق پہ پھیری چھری
جس کے ذمے بخشش امت کا سارا کام ہے

صلح شبرؑ سے جہاد حضرتِ شبیرؑ تک
ایک ہی فکر و نظر ہے ایک ہی پیغام ہے

ہم غلامانِ حسینیؑ بھی ہیں کتنے خوش نصیب
کربلا آغاز اپنا کربلا انجام ہے

اس حقیقت سے کوئی انکار کر سکتا نہیں
میرے مولا کی بدولت آج یہ اسلام ہے

یہ جدھر چاہیں زمانے کا اُدھر رُخ موڑ دیں
اُن کے ہاتھوں میں عنانِ گردشِ ایام ہے

کربلا میں آپ بھی ہوتے تو ہوتے کس طرف
ایک جانب ہیں مسلماں ایک طرف اسلام ہے

امتحاں شبیرؑ کا کرب و بلا میں ہو چکا
حشر تک اب امتحانِ عالمِ اسلام ہے

انقلاب آسمانِ پیر دیکھا چاہیے
ساقیٔ کوثر کا بیٹا اور تشنہ کام ہے

درد کا درماں لئے آئے حسینؑ ابن علیؑ
اب دلِ مضطر کو اے عجز بہت آرام ہے

Presented by Ziaraat.Com

از حسین بھائی لنگر

سلام

رہِ وفا میں جو خود کو مٹا نہیں سکتا

رہِ وفا میں جو خود کو مٹا نہیں سکتا
حسینؑ کے وہ زمرے میں آ نہیں سکتا

جو شہؑ کے غم میں اِک آنسو بہا نہیں سکتا
وہ ایک بوند بھی کوثر کی پا نہیں سکتا

بڑھے یہ کہتے ہوئے سوئے کربلا شبیرؑ
یزیدِ دینِ خدا کو مٹا نہیں سکتا

صدا یہ دیتا تھا نوکِ سناں سے فرقِ حسینؑ
ہمارے سر کو زمانہ جھکا نہیں

کوئی بھی بعدِ جوابِ حسینؑ محشر تک
سوالِ بیعتِ بے جا اٹھا نہیں سکتا

لبِ حسینؑ پہ کس طرح بد دعا آئی
یہاں تو حرفِ شکایت بھی آ نہیں سکتا

حسینؑ اب ہیں نگہبانِ گلشنِ ایماں
خزاں کی زد پہ یہ گلشن اب آ نہیں سکتا

گلے پہ تیرِ ستم کھا کے اے علی اصغرؑ
تمہاری طرح کوئی مسکرا نہیں سکتا

Presented by Ziaraat.Com

جھکا علم سرِ ساحل سمجھ گئے بچے
کہ اب ہمیں کوئی پانی پلا نہیں سکتا

تمہارا ذکر دوامی ہے کربلا والو!
تمہارے ذکر کو کوئی مٹا نہیں سکتا

حسینیت کے جلوے مری نظر میں نظرؔ
مری نظر میں کوئی بھی سما نہیں سکتا

سلام از: حسین بھائی نظرؔ

محفلِ ساقیِ کوثر سے جو پی کر نکلے

محفلِ ساقیِ کوثر سے جو پی کر نکلے
وہی شائستۂ دربارِ پیمبرؐ نکلے

کیوں تمنّا ہوا ہے پھر کسی میخانے کی
وہ جو مئے خانۂ شبیرؑ سے پی کر نکلے

کفر شب بھر یہی سمجھا کہ ہیں بستر پہ نبیؐ
صبح جو غور سے دیکھا تو وہ حیدرؑ نکلے

واہ شبیرؑ تیرا حسنِ نظر کیا کہنا
ایک ہی جیسے بہتر کے بہتر نکلے

اہلِ حق سے چمنِ دہر میں چلنا سیکھو
کس طرح کانٹوں سے دامن کو بچا کر نکلے

خونِ شبیرؑ کی پیاسی تھی یہ دنیا کتنی

Presented by Ziaraat.Com

ایک ہر دن کے لئے سیکڑوں خنجر نکلے

حق کی نصرت میں کچھ اس شان سے نکلے اکبرؑ
دیکھنے والے یہ سمجھے کہ پیمبرؐ نکلے

سن کے اکبرؑ کی صدا بھائی سے بولے سرورؑ
دیکھو زینبؑ نہ کہیں خیمے سے باہر نکلے

ہو گیا اپنی اسیری کا یقین زینبؑ کو
لے کے مشکیزہ جو عباسؑ دلاور نکلے

بس یہی ایک تمنا ہے نتفر کی مولا
دم اگر نکلے تو مولا ترے در پہ نکلے

ماتم : از حضرت آذر زیدی

کہہ کے یہ تربت سے اٹھے شاہ دیں آرام سے

کہہ کے یہ تربت سے اٹھے شاہِ دیں آرام سے
آج اصغرؑ سوئیں گے زیرِ زمیں آرام سے

ڈالکر سارے مصائب دوش پہ شبیرؑ کے
پھولتا پھلتا نہ کیوں احمدؐ کا دیں آرام سے

دل سے نام حضرت شبیرؑ لے کر دیکھئے
خود سنور جائیگی دنیا اور دیں آرام سے

شب گزاریں جاگ کر اہلِ حرم زنداں میں آہ
اور یہ ..یں خواب گاہوں میں لعیں آرام سے

Presented by Ziaraat.Com

وقتِ رخصت رو کے یہ سرور سے زینب نے کہا
ہم کو رہنے دیں گے نہ اب اہلِ کیں آرام سے
خالی جھولا میں جھلاتی ہوں یہ بانو نے کہا
تیر کھا کر سو گئے ہیں کہیں اصغر آرام سے
تھی یہی فریاد اذفر مادرِ بے شیر کی
میرے بچے کو بہت رکھنا زمیں آرام سے

ماتم

دیکھو یہ علم شانِ نبیؐ شانِ علیؑ ہے

دیکھو یہ علم شانِ نبیؐ شانِ علیؑ ہے
اور اس کا علمدار بھی عباسؑ جری ہے

اسلام پہ احسان حسینؑ ابن علیؑ ہے
مولا نے جلائی ہے تو یہ شمع جلی ہے

جو ظلم کے مرحب کا جگر کاٹ کے رکھ دے
وہ صبر کی تلوار حسینؑ ابن علیؑ ہے

کروٹ نہیں لے سکتی زمین کرب و بلا کی
روندی ہوئی اک لاش جو سینہ پہ پڑی ہے

اک ننھے مجاھد علی اصغرؑ نے لہو سے
اسلام کی تاریخ کی پیشانی لکھی ہے

اک بالی سکینہؑ نے دیئے کان کے گوہر

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہتے ہوئے باپ مرا شاہِ سخی ہے

شبیرؑ یہ کہتے تھے کے بعدِ علی اکبرؑ
جو سانس بھی آتی ہے وہ تیر کی انی ہے

ماں بولی کے لے جائیے شبہ یا مجاہد
قربانئ اسلام میں گر کوئی کمی ہے

کس طرح اٹھے شاہؑ سے لاش علی اکبرؑ
عباسؑ کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی ہے

کہنے کو سبھی کہتے ہیں اپنے کو مسلمان
جنت میں وہی جائے گا جو پنجتنی ہے

نوحہ

ازہ: ہوش صاحب

بیکس ستم رسیدہ و تشنہ دہان بھی تھا

بیکس ستم رسیدہ و تشنہ دہان بھی تھا
اے کربلا حسینؑ ترا مہمان بھی تھا

مظلومئ صغیرؑ کو اے کربلا نہ پوچھ
پیاسا تھا تین روز کا اور بے زبان بھی تھا

کیونکر حسینؑ روتے نہ اکبرؑ کی لاش پر
ہم صورتِ رسولؐ بھی تھا نوجواں بھی تھا

لایا نہ تاب کوئی بھی خونِ صغیرؑ کی
ہونے کو یہ زمین بھی تھی اور آسماں بھی تھا

Presented by Ziaraat.Com

گزرا دیارِ شام سے یہ کیا کارواں
جو تھا امامؑ وقت وہی ساربان بھی تھا

رہتا گواہ اے غمِ شبیرؑ حشر میں
کہتے ہیں جسکو ہوش ترا نوحہ خواں بھی تھا

نوحہ

خونِ حسینؑ ٹپکا زمین پر جگہ جگہ

خونِ حسینؑ ٹپکا زمیں پر جگہ جگہ
تھا خوفناک مومنو! منظر جگہ جگہ

بیٹے کی لاش دیکھ کر شبیرؑ نے کہا
سینے پہ زخم کھا گیا اکبرؑ جگہ جگہ

بیٹے نے جب پکارا کہ بابا سلام لو
شبیرؑ پہنچے ٹھوکریں کھا کر جگہ جگہ

اہلِ جفا کے سامنے سرورؑ کے سامنے
کروٹ بدل کے رہ گیا اکبرؑ جگہ جگہ

بھائی کو دیکھا خون میں غلطاں تو رو پڑے
کٹ کٹ گئی تھی لاشِ برادر جگہ جگہ

آلِ نبیؐ پہ پانی کی بندش کے واسطے
پہرا بٹھا رہا تھا ستمگر جگہ جگہ

دامن میں سر تھا باپ کا بیٹی کے بین تھے

Presented by Ziaraat.Com

بابا ستایا شمر نے آکر جگہ جگہ

تھامے ہوئے کمر کو چلے جانب نہر
شانے اٹھاتے جاتے تھے جھک کر جگہ جگہ

کرب و بلا میں کوفے میں بازار شام میں
زہرا کی بیٹیاں تھیں کھلے سر جگہ جگہ

نوحہ

خون میں ڈوبا جلتی زمیں پہ لاشہ سرور پڑا ہوا ہے

خون میں ڈوبا جلتی زمیں پہ لاشِ سرورؑ پڑا ہوا ہے
ڈوبتا سورج چرخِ بریں پر جام لہو کا بنا ہوا ہے

زینبِؑ مضطر کا تھا یہ نوحہ کیا یہ دن قسمت نے دکھایا!
آہ جو کل تک بھرا تھا آج وہی گھر لٹا ہوا ہے

بالی سکینہؑ روئے نہ کیونکر کھائے طمانچے چھن گئے گوہر
سوجے ہوئے رخسار پہ اس کے خوں ابھی تک جما ہوا ہے

کوئی نہیں یہ شمرؔ سے کہتا بالی سکینہؑ کو نہ دے ایذا
اُٹھ گیا سر سے باپ کا سایہ اس کا بہت دل دکھا ہوا ہے

رن میں گیا تھا جو ششماہا تیر گلے پہ اس نے بھی کھایا
اک دکھیاری ماں کا کلیجہ ناوکِ غم سے چھدا ہوا ہے

رن میں سرِ سلطانِ شہیداں نوکِ سناں پر یوں ہے نمایاں
خونِ گلوئے اصغرِؑ ناداں چہرہ پہ اب تک مَلا ہوا ہے

Presented by Ziaraat.Com

یتم کسی کو اس پہ نہ آیا کھینچ کے بستر لے گئے اعدا
آہ مرا بیمار بھتیجہ غش میں ابھی تک پڑا ہوا ہے

نوحہ

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو۔
زینبؑ دکھیا بن کربل ماں کھڑی پکارے بیرن ہو
سید پیاسے اے زہراؑ کے راج دلارے بیرن ہو

حق نے ترا ہرنا ز اٹھایا
آکے ملک نے جھولا جھلایا
ہائے زمانہ کیسا آیا!
خون ترا امت نے بہایا
پالے امت کے محسن
اللہ کے پیارے بیرن ہو

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو

بالی سکینہؑ کو سمجھاؤ
روٹھ گئی ہے آکے مناؤ
شام بھئی سینے پہ سلاؤ
پانی کہیں سے لاکے پلاؤ
ننھی زباں میں پڑ گئے کانٹے
پیاس کے مارے بیرن ہو

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو

قاسمؑ کو اکبرؑ کو گنوایا
بھائی کو دلبر کو گنوایا
ششماہے اصغرؑ کو گنوایا
حق کے لئے سب گھر کو گنوایا
دین کی نگری کے دیپک
آکاش کے تارے بیرن ہو

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو

پھیلی ہوئی ہے جگ میں سیاہی
باغ حسنؑ میں آئی تباہی
ہو گیا دولہاؑ خلد کا راہی
گھیرے ہوئے ہیں برچھیوں والے
کس کو پکارے بیرن ہو

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو

گھر کو جلانے بے دین آئے — زینبؑ دکھیا کس کو بلائے
سوتے ہیں سب سر کو کٹائے — آکے خبر لو اے ماں جائے
غم کی ماری دکھیاری کے — تم ہی سہارے بیرن ہو

زینبؑ دکھیا بن کربل ما کھڑی پکارے بیرن ہو

Presented by Ziaraat.Com

سلام (نازش رضوی)

یہاں یہ حکمِ تغیّر بھی چل نہیں سکتا
کوئی حسینؑ کی چاہت بدل نہیں سکتا

حسینیتؑ کا احاطہ جسے میسّر ہو
وہ جسم نارِ جہنم میں جل نہیں سکتا

ہر ایک گام پہ کھائے گا ٹھوکریں انساں
درِ حسینؑ سے ہٹ کر سنبھل نہیں سکتا

کوئی ہو دورِ محبت حسینؑ کی لازم
یہ پیار وقت کے سانچے میں ڈھل نہیں سکتا

ہر ایک نفس ہے ہمارا حسینؑ پر موقوف
غمِ حیات کا اک لمحہ کھل نہیں سکتا

غمِ حسینؑ سے ہے جاوداں بہارِ حیات
یہ گل، وہ ہے جسے کوئی مسل نہیں سکتا

ہماری منزلِ مقصد حسینیت نازشؔ
ہماری راہ زمانہ بدل نہیں سکتا

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے ساتھی جو جنت الفردوس میں سیدۂ کو اُن کے لال کا پُرسہ دے رہے ہیں۔ مومنین کرام سے اپنے ان ساتھیوں کے لئے ایک سورۃ فاتحہ کی استدعا ہے۔

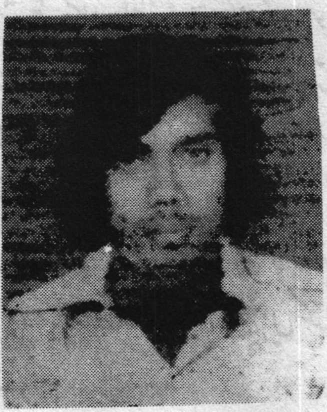

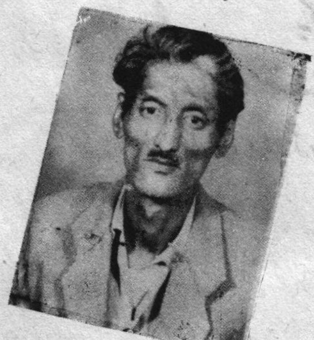

Presented by Ziaraat.Com

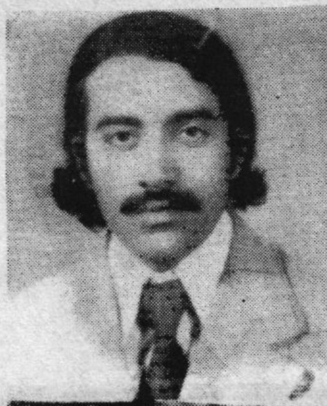

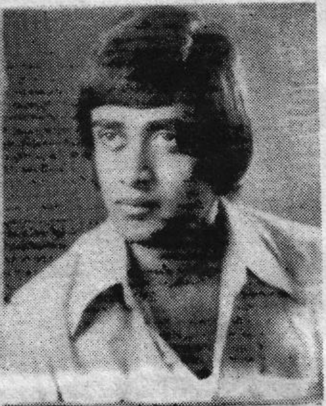

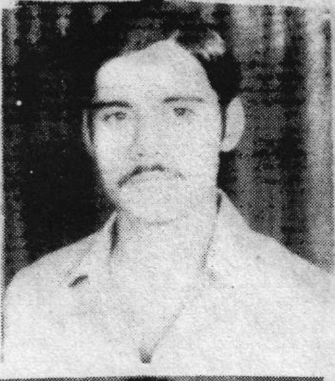

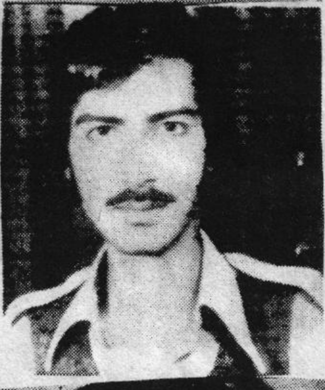

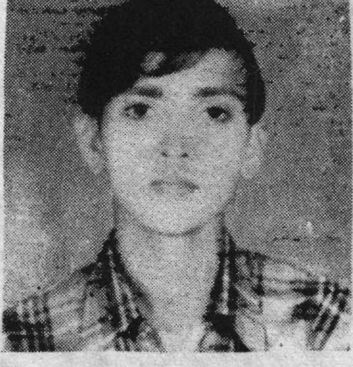

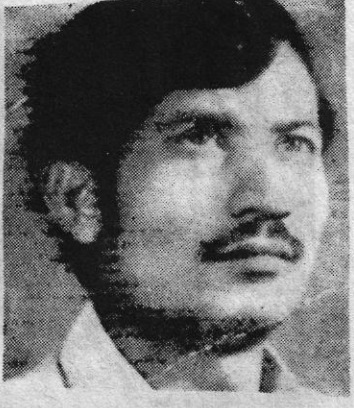

Presented by Ziaraat.Com

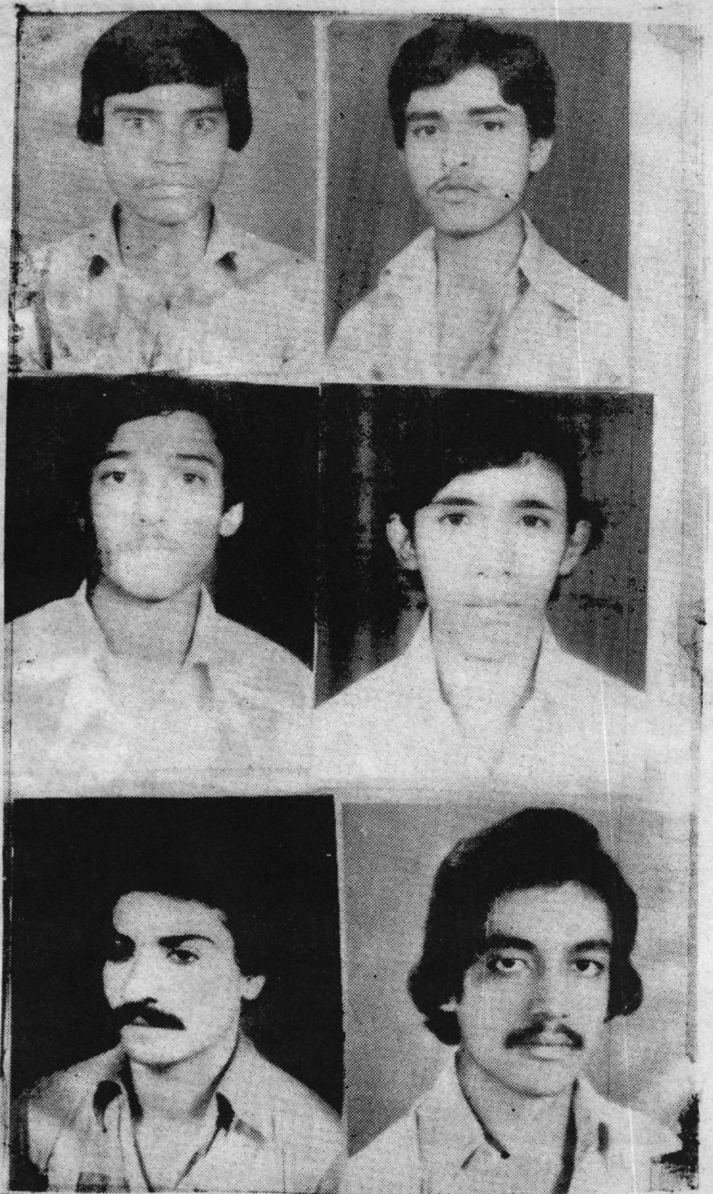

Presented by Ziaraat.Com

چند نایاب اور مشہور زمانہ کتابیں

جن کا پڑھنا اور ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے

یہ کتابیں جناب وصی خان صدر مرکزی تنظیم عزاداری رجسٹرڈ نے بھرپور حوالہ جات اور عمیق تحقیق کے ساتھ تحریر کی ہیں انکے مطالعہ سے آپکی محبت عقیدۂ حقہ سے مستحکم سے مستحکم تر ہو جائیگی اور مومنین کرام کے ایمان میں زبردست پختگی آئیگی اور دین حقہ سے آپکی معلومات میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

۱۔ کتاب علی علیؑ حصہ اول و حصہ دوم۔ فضائل امیر المومنینؑ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ ۲۔ کتاب حسینؑ حسینؑ حصہ اول اور حصہ دوم۔ شہید کربلا کی عظیم المرتبت شخصیت پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۳۔ کتاب بیعت علیؑ سو علیؑ نے کسی کی بیعت نہیں کی۔ حضرت ابوبکر سے وراثت خلافت کا ہیجان خیز مکالمہ۔ جسکے ایک ایک نقطہ علیؑ کے وصی رسول اللہ ہونے کا قابل تردید ثبوت فراہم ہے بلاشبہ شیعیان علیؑ کے لئے یہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث اور کتب اہل سنت سے ثابت کیا گیا ہے کہ علیؑ نے بیعت نہیں کی۔ ۴۔ کتاب وراثت فدک۔ اس کتاب میں حق وراثت کو کتب اہل سنت سے قرآن و حدیث کی روشنی میں انتہائی دلپسند انداز کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ۵۔ بیاض تسکین زینبؑ حصہ اول دوم سوم اور چہارم پنجم انتہائی رقت آمیز لاجواب نوحوں کا مجموعہ خصوصی طور پر سوگواران شہدائے کربلا کے درس ایمانی پر مرمٹنے والی بہنوں کے لئے تحفہ ہے۔ (۶) حضرت علیؑ کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی۔ شرعی احکام مطابق فقہ جعفریہ۔ اس کتاب میں تقریباً دوسو فیصلے جنکو جناب امیرؑ نے ارشاد فرمائے اور شرعی احکام مطابق فقہ جعفریہ جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ۷۔ تاریخ آل محمد مؤلفہ مفتی اعظم ترکی آقائے بہلول بہجت حنفی۔ یہ نایاب کتاب ہے، اسکی قیمت کم کردی گئی ہے۔ قیمت صرف دس روپیہ۔

(۸) تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا حصہ: تاریخی اہمیت کی نادر کتاب مکمل چار سیٹ۔ قیمت ۱۲، روپیہ

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیاوی مشکلات کا حل مشکل کشا کے صدقے مل گیا
نقش مولا علیؑ مفت حاصل کیجئے۔ اور زیارت گنج شہیداں بھی کیجئے

پیاری بہنوں

امسال بھی اراکین انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ نے ۳۰ دسمبر ۱۹۸۱ء بوقت ۸ آٹھ بجے شب امام بارگاہ جعفریہ گوبیمار میں سیدہ فاطمۃ الزہراؑ کے لال اور علیؑ کے دل بند کی بیکسی و مظلومی کی یاد میں **فرشِ عزا** کا اہتمام کیا ہے جس میں تمام رات ماتم ہی ماتم کیا جائے گا۔ اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشم کی تربت کی شبیہہ۔ خیام اہل بیت۔ نہر فرات۔ علم حضرت عباس علمدارؑ کی بمقام: دفن گاہ تعزیہ زیارت کرائی جائے گی۔ اگر آپ شرکت کریں تو اپنے ساتھ اگر بتی لانا مت بھولیئے۔ **خدا گواہ ہے** آپ زیارت گاہ کو دیکھ کر دل سے سیدہؑ کے لال کی مظلومی پر آنسو بہائیں گی اور دعائیں دینگی۔

نماز فجر کے بعد تابوت شہید کربلا پر نقش مولا علیؑ جس کو امام رضا علیہ السلام نے تحریر کیا تھا دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے مفت تقسیم کئے جائینگے۔ اسے لینا نہ بھولیئے۔ یاد رکھیئے ۳۰ دسمبر ۸ بجے شب تا نماز فجر شالی شب بیداری بمقام امام بارگاہ جعفریہ گوبیمار۔

خادمین فرشِ عزا۔

اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ — گوبیمار۔ کمہ پڑا

Presented by Ziaraat.Com